زرقا
ZARQA
بقلم فریال خان
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

زرقاء

از

فریال خان

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

یہ تجسس اور خوف کے احساس سے بھرپور ایک مختصر کہانی ہے جس میں حقیقت تلاشنے کی کوشش نہ کیجئے گا۔ کیونکہ اس کہانی میں پیش آنے والے حالات و واقعات سراسر فرضی ہیں۔

شروعات میں یہ کہانی بھی باقی کہانیوں کی طرح عام سی ہی لگے گی جس میں پانچ دوست ایک پکنک ٹرپ پر جاتے ہوئے ملیں گے، مگر اختتام پر ہونے والا انکشاف ضرور آپ کو چونکنے پر مجبور کردے گا۔

بس اپنے تصور کی آنکھ سے کہانی میں شامل ہو کر خاموشی سے اس کے کرداروں کی کیفیت محسوس کیجئے گا۔

www.novelsclubb.com

****

دسمبر کی نرم سی صبح زمین پر اتر چکی تھی اور ہر سو ٹھنڈی ہواؤں کا راج تھا۔ جن سے بچنے کیلئے اس سیاہ کرولا کے سارے شیشے چڑھے ہوئے تھے جو ایک چھوٹے سے خوبصورت گھر کے سامنے آکر رکی تھی اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے جواد نے ہارن دے کر کسی کو گھر سے باہر بلانا چاہا۔ وہ اپنی کوشش میں کامیاب رہا اور تھوڑی دیر بعد بلیک جینز پر براؤن ٹی شرٹ اور اس کے اوپر بلیک جیکٹ پہنے، سفری بیگ کندھے پر لٹکائے تیس سالہ خوبرو ہارب گھر سے باہر آیا۔

اس نے گھر کے دروازے کو چابی سے لاک کیا اور پھر چابی پینٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے وہ کار کی جانب آیا جس کا فرنٹ ڈور اس کیلئے کھول دیا گیا تھا۔

"گڈ مارننگ!" ہارب نے کار میں بیٹھ کر دروازہ بند کرتے ہوئے خوش اخلاقی سے وش کیا۔

www.novelsclubb.com

"گڈ مارننگ!" ڈرائیور سمیت کار میں پہلے سے موجود چاروں لڑکوں نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔

"اپنا بیگ نوفل کو دے دو ہارب، پیچھے ڈگی میں رکھ آئے گا۔" ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے جواد نے پیشکش نما حکم دیا۔

"ہاں ہاں دے دیں، میں تو پکنک پر بس آپ سب کا سامان اٹھانے کیلئے چل رہا ہوں۔" پچھلی نشست پر دائیں طرف بیٹھے لڑکے نے جل کہا اور اس کا بیگ لے کر گاڑی سے اتر گیا۔

"کیا ہوا اس کو نوشاد؟ اتنا جلا بھنا ہوا کیوں ہو رہا ہے یہ؟" ہارب نے بیک ویو مرمر سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"کچھ نہیں یار! امی سے ڈانٹ پڑ گئی تھی گھر سے نکلتے ہوئے، بس تب سے اس کا منہ بنا ہوا ہے۔" بیچ میں بیٹھے نوشاد نے جواب دیا جو کہ نوفل کا بڑا بھائی تھا۔

پھر ہارب نے گردن موڑ کر بائیں طرف کی کھڑکی سے چپک کر بیٹھے فائز کو دیکھا جو دونوں کانوں میں ہینڈ فری لگائے، ہینڈ فری کا مائک بالکل منہ سے چپکائے، ان سب سے بے خبر سرگوشی میں کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

"اس کے کان نہیں پکتے دن رات اپنی منگیتر سے باتیں کرتے کرتے!" ہارب جواد سے بولا۔

"اس کی چھوڑو، مجھے تو اس کی منگیتر پر حیرت ہوتی ہے جو اسے اتنا منہ لگا لیتی ہے۔" جواد نے بھی شرارت سے جواب دیا۔

"میرے کان میں ہینڈ فری لگے ہیں، میں بہرا نہیں ہوں، سب آواز آ رہی ہے مجھے تم لوگوں کی۔" فائز نے مائک پر ہاتھ رکھتے ہوئے تنک کر ان کے علم میں اضافہ کیا۔

"بہرے نہ سہی مگر بے غیرت ضرور ہو تم جو اتنی بے عزتی کے بعد بھی فون نہیں چھوڑتے۔" نوشاد نے جھٹ نہلے پہ دہلا مارا تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

تب ہی نوفل واپس گاڑی میں آ کر بیٹھا جس کے بعد جواد نے کار آگے بڑھا دی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اپنے گھر فون کر کے اطلاع دے دی تھی ہارب کہ اس بار تم ویک اینڈ پر گھر نہیں آؤ گے بلکہ ہمارے ساتھ پکنک پر جا رہے ہو!" جواد نے ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بتا دیا تھا، ان کا بھی یہ ہی کہنا تھا کہ اچھا ہے تھوڑی آؤٹنگ بھی صحت کیلئے اچھی ہوتی ہے، صرف نائن ٹو فائیو کی جاب کے بعد گھر آ کر کھا پی کر سو جانا زندگی نہیں ہے۔" اس نے تفصیلی جواب دیا۔

"واہ بھئی! کتنے شاندار و یچار ہیں تمہارے گھر والوں کے، اور ایک ہماری اماں ہے، ذرا سی بھنک پڑ جائے کہ ہم دوستوں کے ساتھ کہیں جا رہے ہیں، دو گھنٹے ذلیل کرنے کے بعد کہتی ہیں جاؤ جو جی میں آئے کرو۔" نوشاد نے اس پر رشک کرتے ہوئے مسکینیت سے اپنا دکھڑا سنایا۔

"صرف بولتی ہیں کہ جو جی میں آئے کرو، کرنے تو دیتی نہیں ہیں۔" نوفل نے بھی نروٹھے انداز سے گفتگو میں حصہ لیا۔

www.novelsclubb.com

”چل چھوڑناں ! اب موڈ ٹھیک کر لے اپنا۔“نوشاد نے اسے ٹوکا۔

”اور بتاؤ نوفل ! پچھلے ہفتے رزلٹ آیا تھا ناں تمہارے لاسٹ ایئر کا، کیا پوزیشن بنی؟“ہارب نے اس کا موڈ بدلنے کیلئے نیا موضوع چھیڑا۔

اس کی بات پر نوفل خاموش ہی رہا جب کہ نوشاد اور جواد معنی خیزی سے ہنسنے لگے۔

”کیا ہوا؟ بتاؤ!“ہارب نے پھر پوچھا۔

”آپ وہ بات کیوں پوچھتے ہیں؟“

”کہ جو بتانے کے قابل نہیں ہے“

نوشاد اور جواد نے باقاعدہ سر میں گاتے ہوئے نوفل کو چھیڑا تو اس کی سمجھ میں سارا ماجرا آگیا۔

www.novelsclubb.com

”مجھے آنا ہی نہیں چاہیے تھا آپ لوگوں کے ساتھ!“نوفل نے تنک کر کہتے ہوئے منہ کھڑکی کی طرف کر لیا جس سے یہ تینوں ہی محظوظ ہوئے۔جب کہ فائزان سے بے خبر ہنوز اپنی باتوں میں مصروف تھا۔

یہ پانچوں دوست زندگی کے جھمیلوں سے چھٹی لے کر کچھ وقت کیلئے بے فکری کی فضا میں سانس لینے نکلے تھے۔

مگر انہیں معلوم نہیں تھا کہ جس سفر پر یہ لوگ چل پڑے ہیں اس کی منزل ان کی سوچ کے برعکس بہت بھیانک ہونے والی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

مسلسل سفر کے بعد جب صبح دوپہر میں تبدیل ہوئی اور یہ لوگ بھی بیٹھے بیٹھے تھک گئے تو خود کو اور گاڑی کو تھوڑا آرام دینے کیلئے انہوں نے گاڑی ہائی وے پر بنے ایک ڈھابے پر روک دی۔اور کچھ دیر وہاں رک کر کھانے پینے کے بعد انہوں

نے سفر دوبارہ جاری کیا مگر اس بار ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے کی باری ہارب کی تھی۔

"اب اندازاً اور کتنا دور ہے تمہارے دوست کا فارم ہاؤس؟" فرنٹ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھے جواد نے پوچھا۔

"ابھی دن کے دو بج رہے ہیں، تقریباً چار ساڑھے چار بجے تک پہنچ ہی جائیں گے!" ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ تھامے دوسرے ہاتھ پر بندھی گھڑی کو دیکھ کر ہارب نے جواب دیا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہارب سامنے دیکھو!" اچانک پچھلی نشست پر سے نوشاد چلایا تو اپنی گھڑی پر سے نظر ہٹا کر سامنے کرتے ہوئے اس نے زور سے بریک لگایا جس کے باعث گاڑی جھٹکے سے رکی۔

"کیا ہوا؟" فائز نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"وہ دیکھو بلی، ابھی گاڑی کے نیچے آجاتی۔" نوشاد نے وجہ بتائی تو سب نے دھیان دیا کہ ایک کالی بلی روڈ پر سے گزر رہی تھی۔

"ہارب بھائی کوئی اور راستہ نہیں ہے آگے جانے کا؟" نوفل نے پوچھا۔

"نہیں، کیوں؟" اس نے بتاتے ہوئے سوال کیا۔

"کیونکہ میں نے سنا ہے کہ کالی بلی راستہ کاٹ جائے تو پھر اس پر سے نہیں گزرتے۔" اس نے پراسرار انداز میں بتایا۔

"لیکن بلی کے پاس تو قینچی تھی ہی نہیں۔" جواد نے شرارت سے کہا۔

"ارے چھوڑ اس کو، ہارر فلمیں دیکھ دیکھ کر دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا۔" نوشاد نے بات ہوا میں اڑائی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں کہ کالی بلی جب راستہ کاٹ جائے تو کچھ برا ہو جاتا ہے۔" اس نے اپنی بات پر زور دیا۔

"جتنے ڈھیٹ ہم لوگ ہیں نا مجھے تو لگتا ہے کہ کالی بلی کے ساتھ ہی کچھ برا نہ ہو جائے۔" ہارب نے بھی شرارت سے لقمہ دیا۔

"یہ مذاق نہیں ہے ہارب بھائی۔" اس نے جتانا چاہا۔

"ایگزیکلی! یہ مذاق نہیں بلکہ بدعت ہے، ورنہ قرآن و حدیث میں کبھی پڑھا ہے اس بارے میں ؟ بس ہم فلمیں ڈرامیں دیکھ دیکھ کر ان باتوں پر اندھا دھند یقین کرتے چلے جاتے ہیں۔" جواد نے سنجیدگی سے تصحیح کی۔

جب کہ ہارب نے بھی دوبارہ کار آگے بڑھا دی۔

****

www.novelsclubb.com

دیکھتے ہی دیکھتے دوپہر شام میں بدل گئی جب کہ ہارب کے سوا باقی چاروں باتیں کرتے ہوئے اب سو گئے تھے۔ سردیوں کی شامیں یوں تو سنسان ہی ہوتی ہیں مگر

اس وقت گھرے ہوتے آسمان تلے، یخ بستہ ہواؤں میں ماحول کچھ زیادہ ہی ویران سا لگ رہا تھا۔

ڈرائیو کرتے ہوئے ہارب کے چہرے پر آہستہ آہستہ پریشانی کے آثار نمودار ہوئے اور پھر اس نے آس پاس نظریں دوڑاتے ہوئے گاڑی آہستہ کر کے روک دی۔

"جواد۔۔۔۔۔۔جواد!" ہارب نے اس کا کندھا ہلا کر پکارا۔

"ہمم کیا ہوا؟ پہنچ گئے ہم فارم ہاؤس؟" اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر پوچھا۔

"نہیں یار! مجھے لگ رہا ہے کہ شاید میں راستہ بھول گیا ہوں۔" اس نے فکر مندی سے خدشہ ظاہر کیا تو اگلے ہی پل اس کی ساری نیند بھک سے اڑ گئی۔

"کیا؟" وہ حیرت سے کہتے ہوئے سیدھا ہوا۔ جب کہ دونوں کی آواز سن کر باقی تینوں بھی بیدار ہونے لگے تھے۔

"ایسے کیسے راستہ بھول گئے؟ اب ہم کیا کریں گے؟" جواد بھی فکر مند ہوا۔

"یار میں پہلے کبھی آیا نہیں ہوں یہاں، بس میرے دوست نے زبانی راستہ سمجھایا تھا مجھے مگر وہ بھی میں بھول گیا ہوں۔" اس نے تاسف سے وضاحت کی۔

"کیا؟ تم راستہ بھول گئے ہو!" نوشاد حیرت سے بولا تو فائزہ اور نوفل پر بھی بم گرا۔

"اب ہم کیا کریں گے بھائی؟" نوفل گھبرایا۔

"ایسا مت بولو یار میرے تو موبائل کی چارجنگ بھی ختم ہو رہی ہے سوچا تھا فارم ہاؤس جا کر چارج کر لوں گا۔" فائز کو اپنی فکر ہوئی۔

"یار تو چپ کر! ایسے وقت میں بھی تجھے موبائل کی پڑی ہے۔" نوشاد نے چڑ کر اسے ٹوکا۔

"تم فون کرو اپنے دوست کو ہارب۔" جواد کو اچانک خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!" ہارب نے کہتے ہوئے جلدی سے پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا مگر اگلے ہی پل اسے مایوسی کا سامنا ہوا۔

"اوہ نو! یہاں تو نیٹ ورک ہی نہیں ہے۔" اس نے جھلا کر بتایا۔ تو باقی سب کا بھی دل ڈوبا۔

"اب ہم واپس بھی نہیں جا سکتے کیونکہ سفر لمبا ہے اسی لئے راستے میں ہی رات ہو جائے گی اور رات کے وقت سفر کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔" ہارب کو واپسی کا راستہ بند نظر آیا۔

"لیکن ہم یہاں کھڑے بھی تو نہیں رہ سکتے نا! تھوڑی دیر بعد اندھیرا ہو جائے گا، پھر کیا کریں گے ہم؟" جواد نے ناسمجھی سے سوال اٹھایا۔

سب ہی پریشانی کے عالم میں سوچ میں پڑ گئے۔ جب کہ نوفل نے تو باقاعدہ زیر لب وہ ساری دعائیں پڑھنا شروع کر دی تھیں جو اسے یاد تھیں۔

"ایسا کرتے ہیں کہ آگے چل کر دیکھتے ہیں، کیا پتا کچھ نا کچھ مل ہی جائے۔"ہارب نے خیال ظاہر کرتے ہوئے خاموشی کو توڑا۔

"ہمم! یہ ہی کرنا پڑے گا، کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے یہاں تو نہیں بیٹھے رہ سکتے۔"جواد نے بھی تائید کی۔ جس کے بعد ہارب نے دھڑکتے دل کے ساتھ گاڑی دوبارہ آگے بڑھادی۔

"یار موبائل میں نیٹ ورک نہیں ہے،اب میں اپنی جان سے باتیں کیسے کروں گا؟"فائز کو اپنی فکر لاحق ہوئی۔

"تو چپ کر یار! ادھر جان پر بنی ہے اور تجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔"نوشاد نے جھلا کر اسے ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

****

تھوڑا سفر اور طے کرنے کے بعد بھی پہلے انہیں کہیں کوئی گھر تو کیا جھونپڑی بھی نظر نہیں آئی۔ جس کے باعث سب کا دل ڈوبنے لگا اور سونے پر سہاگہ سورج بھی بالکل آسمان کے کنارے پر پہنچ کر غروب ہونے کی تیاری میں تھا۔

لیکن اچانک ہی ان کی امید کا بجھتا ہوا چراغ دوبارہ پھڑ پھڑایا اور ایک موڑ مڑتے ہی انہیں کافی فاصلے پر ایک بڑا سا بنگلہ بنا ہوا نظر آیا۔

"وہ دیکھو وہاں سامنے ایک بنگلہ ہے!" سب نے اس طرف دیکھتے ہوئے یکدم جوش میں آکر یک زبان کہا۔

"اسپیڈ بڑھا ہارب اور جلدی وہاں پہنچ۔" نوشاد نے بے صبری سے کہا۔

اس نے بھی گاڑی کی رفتار تیز کی اور جلد از جلد گاڑی کو اس بنگلے کے قریب لے جانے لگا جسے دیکھ کر انہیں تھوڑا حوصلہ ہوا تھا۔

بلآخر ہارب نے بنگلے کے بالکل سامنے آکر بریک لگایا جس کے بعد سب ایک ایک کر کے گاڑی سے باہر آ گئے۔

یہ ایک بہت ہی عالیشان مگر عجیب پر اسرار سا بنگلہ تھا جو غروب ہوتے سورج کی روشنی میں مزید عجیب لگا۔

"یار یہ بنگلہ ہے یا بھوت بنگلہ!" فائز نے جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

جب کہ ہارب نے بنا مزید وقت برباد کیے آگے بڑھ کر ڈور بیل بجائی۔ بیل کے بالکل نیچے ایک نیم پلیٹ لگی تھی جس پر جمی گرد کی موٹی تہہ کے باعث اس پر لکھا نام نظر نہیں آ رہا تھا۔

ہارب کے دل میں نہ جانے کیا آیا کہ اس نے ہاتھ سے وہ گرد صاف کر دی جس کے بعد وہاں بہت واضح "زرقاء محل" لکھا ہوا نظر آیا۔

تب ہی بڑے سے دروازے پر کھٹکا ہوا اور وہ اندر کی طرف کھلا۔اور دروازہ کھولنے والی شخصیت کو دیکھ کر پانچوں اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔

وہ فل آستین والا زمین کو چھوتا سیاہ ریشم کا گاؤن پہنے، مناسب قد کاٹھ کی ایک نازک سی لڑکی تھی۔ جس کے لمبے سیاہ بال پشت پر آبشار کی مانند کھلے ہوئے تھے۔ اور جس چیز نے ان سب کو مبہوت کر دیا تھا وہ تھی دلکش نین نقش والے سانولے چہرے پر گہری نیلی آنکھیں۔

"آجائیں!" وہ کہتی ہوئی ایک کنارے پر ہوئی تو پانچوں کو اس کی آواز سن کر ہوش آیا جو اسی کے جیسی پر کشش تھی۔

"وہ دراصل ہم لوگ را۔۔۔۔ب"

"میں نے کہا آجائیں اندر۔" ہارب وضاحت کرنے ہی لگا تھا کہ وہ بول پڑی۔اور اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا گویا حکم دے رہی ہو۔

ان پانچوں نے پہلے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھ کر آنکھوں آنکھوں میں اس تعجب کا اظہار کیا جو انہیں اس لڑکی کی اس قدر بے تکلفی پر ہوا تھا کہ بنا جان پہچان کے، بنا نام پتا پوچھے وہ انہیں اندر آنے کی دعوت دے رہی تھی۔

لیکن پھر اور کوئی راستہ نہ ہونے کے باعث پانچوں نے اندر کی جانب قدم بڑھا دیے۔

باہر کی نسبت یہ بنگلہ اندر سے زیادہ شاندار تھا جس کا یہ لوگ بے اختیار جائزہ لینے لگے۔

"کیا ہوا؟ گھر پسند نہیں آیا آپ کو میرا؟" لڑکی نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں استفسار کیا تو یہ لوگ پھر چونکے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، بہت خوبصورت ہے آپ کا گھر، بالکل آپ کی طرح!" جواد نے مسکراتے ہوئے ایک ادا سے کہا جس پر جواباً اُس نے کوئی ردعمل نہیں دیا۔

"شروع ہو گیا اس کا ٹھرک!" نوشاد نے فائز کے کان میں سرگوشی کی۔

"دراصل ہم لوگ راستہ بھٹک کر یہاں آ گئے ہیں، اور کل صبح تک ہمیں کسی ٹھکانے کی ضرورت ہے، اگر آپ برا نہ ما۔۔۔۔۔"

" کبھی کبھی انسان بھٹک کر ہی منزل تک پہنچتا ہے۔" ہارب وضاحت کرنے ہی لگا تھا کہ وہ اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے انداز میں بول پڑی۔ نتیجتاً وہ خاموش ہو گیا۔

"اوپر گیسٹ رومز ہیں، وہاں جا کر فریش ہو جائیں آپ لوگ، پھر ڈنر پر ملتے ہیں۔" لڑکی نے اس سمت آنکھوں سے اشارہ کیا جہاں سنگ مرمر کی سفید سیڑھیاں اوپر کے فلور پر جا رہی تھیں۔ مطلب یہ عندیہ تھا کہ وہ لوگ یہاں رک سکتے ہیں۔

"تھینک یو سو مچ!" جواد مشکور ہوا۔

اسے کوئی جواب دینے کہ بجائے لڑکی پلٹ کر وہاں سے جانے لگی جب کہ فائزاور نوفل نے بنا وقت برباد کیے اوپر کی جانب دوڑ لگادی کیونکہ فائز کو موبائل چارج پر لگانا تھا اور نوفل کو باتھ روم جانا تھا۔

"ایکسکیوزمی! آپ کا نام کیا ہے؟" جواد نے پیچھے سے پکار کر سوال کیا تو وہ رک گئی مگر ان کی جانب پلٹی نہیں۔

"زرقاء!" سپاٹ انداز میں ایک لفظی جواب ملا۔

اور پھر وہ مزید کوئی بات چیت کیے بنا وہاں سے چلی گئی۔ جسے یہ تینوں دیکھ کر رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

****

لمبے سفر کی تھکان کے بعد ایک آرام دہ ٹھکانہ مل جانے کا اطمینان تھا کہ یہ پانچوں اب قدرے پر سکون ہو گئے تھے۔اور پھر دسمبر کی یخ بستہ شام میں جب باہر سرد ہواؤں کا راج تھا تو کمرے میں آن ہیٹر کی گرمائش نے انہیں مزید راحت پہنچائی تھی۔

فائز چارجنگ پلگ کے پاس کرسی پر بیٹھا موبائل چارج کرنے میں مصروف تھا۔

ہارب بیڈ پر اپنا بیگ کھولے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔

جواد کمرے کی چیزوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

جب کہ نوشاد کے باتھ روم سے باہر آنے کے بعد اب نوفل فریش ہونے جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا یار! نیٹ ورک ہی نہیں مل رہے ہیں یہاں تو!" کرسی پر بیٹھے فائز نے افسردگی سے کہا۔

"ہاں تو یہاں موبائل ٹاورز جو نہیں ہیں تو کہاں سے ملیں گے نیٹ ورک! اسی لئے اب تم چھوڑ دو اپنے موبائل کا پیچھا۔" ہارب نے بیگ میں کچھ تلاشتے ہوئے جواب دیا۔

"ہائے! کیا نرم گرم بستر ہے، ایسا لگ رہا ہے لمبے سفر سے سیدھا جنت میں آ گئے ہیں۔" نوشاد نے بیڈ پر گرتے ہوئے پر کیف انداز میں کہا۔

"ہمم! اور جنت میں حور بھی ہے۔" ٹیبل پر رکھے شوپیس کا جائزہ لیتے جواد نے اس کی جانب دیکھ کر دائیں آنکھ دباتے ہوئے معنی خیزی سے بات جوڑی۔

"حور نہیں مغرور لگی مجھے تو وہ، سیدھے منہ بات ہی نہیں کی اس نے کسی سے۔" نوشاد نے ہاتھ کے سہارے سر کو ٹکاتے ہوئے اپنی رائے دی۔

"مختصر بات چیت کا مطلب ہر بار غرور نہیں ہوتا، وجہ کچھ اور بھی ہو سکتی ہے۔"

تب ہی وہاں زرقاء کی سپاٹ آواز ابھری جس کے باعث چاروں نے سرعت سے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ دروازے پر کھڑی ملی۔

نوشاد یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا اور جواد نے بھی ہاتھ میں پکڑا شو پیس واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔ تب ہی نوفل بھی باتھ روم سے باہر آیا اور ماحول کا تناؤ محسوس کرتے ہوئے ناسمجھی سے سب کو دیکھنے لگا۔

"کھانا لگ گیا ہے ٹیبل پر آجائیں۔" زرقاء اسی انداز اطلاع دی اور پھر واپس چلی گئی۔ یہ لوگ کچھ نہ بولے۔

"اس نے ہمیں اپنے گھر میں جگہ دی ہے اور تم لوگ اسی پر کمینٹس پاس کر رہے ہو، بہت بری بات ہے۔" ہارب نے اپنے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے دونوں کو ملامت کی اور پھر بیگ صوفے پر پھینکتے ہوئے وہ کمرے سے باہر چلا گیا جس کے پیچھے ہی فائز بھی نکل گیا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟" نوفل نے ناسمجھی سے پوچھا۔

****

کہنے کو اس وقت ڈائننگ روم میں چھے لوگ موجود تھے مگر وہاں صرف کانچ کے برتنوں سے ٹکراتے چمچوں کی آواز ہی سنائی دے رہی تھی۔

زرقاء سنگل کرسی پر بیٹھی تھی اس کے بائیں طرف نوفل، نوشاد اور جواد بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان کے مقابل یعنی زرقاء کے دائیں طرف ہارب اور فائز بیٹھے تھے۔

"آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہیں؟" فائز نے اسے ٹیبل پر ہاتھ رکھے بیٹھا دیکھ بلآخر پوچھ ہی لیا۔

"میں یہ سب نہیں کھاتی۔" اپنے ہاتھوں پر نظریں مرکوز کیے اس نے مخصوص انداز میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کیا کھاتی ہیں؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا تو بجائے کوئی جواب دینے کہ اس نے نظر اٹھا کر فائز کو دیکھا جس کی بڑی بڑی گہری نیلی آنکھوں سے گھبرا کر اس نے جلدی سے نظر جھکالی۔

"اوہ! میں سمجھ گیا، آپ یقیناً ڈائیٹنگ پر ہیں۔" نوفل نے اپنے تئیں نتیجہ نکالا۔ جس کا اس نے کوئی تصدیقی یا تردیدی جواب نہیں دیا۔

"آپ کی آنکھیں اصلی ہیں یا آپ نے لینس لگائی ہوئی ہے؟" نوشاد نے کھوجتی ہوئی نظر اس کے چہرے پر مرکوز کرتے ہوئے جاننا چاہا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے؟" اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر الٹا سوال کیا۔ سانولے چہرے پر بڑی بڑی گہری نیلی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جس کی وہ زیادہ دیر تاب نہ لا سکا اور نظریں پھیر لیں۔

اس پورے عرصے میں اب پہلی مرتبہ زرقاء کے لبوں پر ہلکی سی مسکان ابھری تھی جس میں طنز کا عنصر نمایاں تھا۔ گویا کہہ رہی ہو کہ

"بس! چند لمحے بھی تاب نہ لا سکے اور تمھیں ان کی اصلیت پر شبہ تھا!"

"آپ کے گھر میں اور کوئی نہیں ہے کیا؟" اب جواد نے نیا سوال اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں!" ایک لفظی جواب ملا۔

"آپ کی فیملی میں کوئی ہے ہی نہیں یا سب کہیں اور رہتے ہیں؟" اس نے دوسرے پہلو ٹٹولے۔

"وہ سب یہاں سے بہت دور چلے گئے ہیں، بس میں یہاں ہوں۔" اس نے نظریں اپنے ہاتھوں پر جمائے ہی سپاٹ جواب دیا جس کے بعد وہ مزید کوئی سوال نہ کر سکا اور نتیجاتاً وہاں پھر خاموشی چھا گئی۔

"میں کھانا کھا چکا، بہت شکریہ اتنے اچھے ڈنر کیلئے۔" نوفل نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"میں بھی کھا چکا، اب کیا ایک کپ کافی مل سکتی ہے تھوڑی دیر بعد؟" فائز نے بھی کہتے ہوئے عاجزی سے گزارش کی۔

"آپ سب کو جو چاہیے یہاں لکھ کر رکھ جائیں، مطلوبہ چیز آپ کے کمرے میں پہنچادی جائے گی، پین اور بک سامنے ٹیبل پر موجود ہے۔" اس نے کرسی پر سے اٹھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا اور باہر کی جانب بڑھ گئی جسے یہ لوگ دیکھ کر رہ گئے۔

"اور ہاں!" وہ جاتے جاتے رکی مگر پلٹی نہیں۔

"آپ سب کو ایک ساتھ ایک کمرے میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ سب الگ الگ کمروں میں رہ سکتے ہیں، یہ گھر بہت بڑا ہے، شب بخیر!" اس نے اجازت دی تھی یا حکم جب تک یہ سمجھ میں آتا وہ کمرے سے جاچکی تھی۔ جس کے باعث یہ لوگ نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

****

کھانا کھانے کے بعد سب لوگ دوبارہ اوپر والے پورشن میں آکر زرقاء کے کہے کے مطابق اب الگ الگ کمروں میں جاچکے تھے۔

ایک تو سردیوں کی رات ویسے ہی سنسان ہوتی ہے اوپر سے یہ جگہ کچھ زیادہ ہی ویران تھی اسی لئے یہ سناٹا کافی پراسرار لگ رہا تھا جس میں وقفے وقفے سے کہیں دور سے آتی بھیڑیوں کی آواز مزید خوف پیدا کر رہی تھی۔

"کیا مصیبت ہے یار؟ ذرا سا بھی نیٹ ورک نہیں مل رہا۔" فائز اپنا موبائل ہاتھ میں اٹھائے بے چین سا کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

"اب کیسے بات کروں دعا سے؟" وہ تھک کر ایک جگہ رک کر کچھ سوچنے لگا۔

"اتنے بڑے گھر میں لینڈ لائن بھی تو ہونا چاہیئے!" خیال آنے پر وہ زیر لب بڑبڑایا۔ اور پھر موبائل پینٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلا۔

ہیٹر کی گرمائش والا کمرہ چھوڑ کر وہ جیسے ہی باہر نکلا تو سب سے پہلا احساس اسے سردی کا ہوا جس کے باعث اس نے اپنی فوجی گرین جیکٹ کی زپ لگالی۔

لائن سے بنے کمروں کے سامنے گرل لگی ہوئی تھی جس سے نیچے جھانکنے پر وہ وسیع و عریض ہال نظر آتا تھا جو اس وقت بالکل سنسان پڑا تھا۔

وہ گرل پر اپنا بایاں ہاتھ پھیرتے ہوئے نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف آیا جس کی تیسری انگلی میں اس کی منگنی کی سلور انگوٹھی تھی۔ وہ سست روی سے نیچے اترنے لگا۔

نیچے آکر پہلے اس نے لینڈ لائن فون کی تلاش میں یہاں وہاں نظریں دوڑائیں۔ مگر کوئی مثبت نتیجہ نہیں ملا۔

"زرقاء سے ہی پوچھ لیتا ہوں۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے نتیجے پر پہنچا۔

"لیکن اس کا کمرہ کہاں ہے؟" اگلے ہی پل اس نے خود سے سوال کیا۔

"ڈھونڈنا پڑے گا۔" وہ کہتے ہوئے ایک طرف بڑھا اور آس پاس نظریں دوڑاتے ہوئے وہ ایک راہداری میں آگیا جس کے دونوں طرف ترتیب سے کمرے بنے ہوئے تھے۔

وہ ناسمجھی سے ہر کمرے کو دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا تب ہی ایک کمرے کا دروازہ اسے ادھ کھلا ملا تو وہ اس طرف چلا آیا۔

اس نے دروازے کی اوٹ میں بہت آہستگی سے اندر جھانکا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسے تھوڑی حیرت ہوئی۔

اندر کمرے میں زرقاء کسی جوان مرد کے بے حد نزدیک کھڑی تھی۔اس مرد نے دونوں بازو اس کی پتلی کمر کے گرد حمائل کر کے اسے خود میں پوری طرح بھینچا ہوا تھا اور وہ بھی دونوں بازو اس کے کندھوں پر رکھے مسکراتے ہوئے اس سے کوئی بات کر رہی تھی۔

اس شخص کی پشت فائز کی جانب تھی اسی لئے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا اسے بس زرقاء نظر آئی۔

اس نے بتایا تھا کہ وہ یہاں اکیلی رہتی ہے تو ایسے میں یہاں ایک مرد کی موجودگی وہ بھی اتنے نزدیک! کچھ عجیب تھی۔

فائز نے یہ سوچتے ہوئے صرف لمحے بھر کو اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا مگر دوبارہ جیسے ہی اس نے وہاں دیکھا تو اب وہ دونوں وہاں سے غائب تھے۔ جس سے وہ سخت حیران رہ گیا۔

ابھی وہ ناسمجھی سے سب سمجھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اس کے کندھے پر پیچھے سے کسی نے ہاتھ رکھا جس کے باعث اس کا دل اچھل کر حلق میں آتا محسوس ہوا اور وہ گھبرا کر مڑا۔

پیچھے زرقاء کھڑی اپنی سپاٹ گہری نیلی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ جب کہ جس زرقاء کو اس نے چند لمحوں قبل کمرے میں دیکھا تھا اسے اتنی جلدی یہاں دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"آ۔۔آ۔۔۔آپ یہاں!" وہ ہکلاتے ہوئے بمشکل بول پایا۔

"کچھ چاہیے آپ کو؟" اس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔

"ج۔۔۔جی وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں لینڈلائن فون ڈھونڈ۔۔۔۔ڈھونڈ رہا تھا۔" اس نے خود کو نارمل کرنے کی ناکام کوشش کی۔

"آئیں، میں لے چلوں آپ کو اس تک۔" وہ اسی انداز میں بولی اور پلٹ کر ایک طرف بڑھی۔ جس کے پیچھے پیچھے وہ بھی چل پڑا۔

وہ ابھی تک حیران پریشان تھا کہ زرقاء کیسے اتنی جلدی وہاں سے یہاں آگئی ؟ کیا اس نے جسے دیکھا وہ واقعی زرقاء تھی یا کوئی اور ؟ وہ اس سے اس بارے میں پوچھے یا نہیں ؟

اسی شش و پنج میں مبتلا زرقاء کے پیچھے چلتے فائز کو یہ پتا ہی نہیں چلا کہ آگے چلتی زرقاء کے لبوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

****

"زرقاء محل" میں پہلی صبح نے ان سب کو خوش آمدید کہا جس کا نظارہ کرنے کیلئے ہارب نے اپنے کمرے کی کھڑکی کھول دی اور ایک تازہ ہوا کا جھونکا اسے چھو کر گزرتے ہوئے سرشار کر گیا۔اوس کے باعث دھندلے نظر آتے بلند و بالا پہاڑ اور رزق کی تلاش میں آسمان پہ پر پھیلائے اڑتے پرندے، سب ہی اس منظر کو خاصا خوبصورت بنا رہے تھے۔

"ٹک ٹک ٹک !"تب ہی دروازے پر ہوئی دستک نے اس کی توجہ یہاں سے کھینچی اور وہ کھڑکی یوں ہی چھوڑ کر دروازے پر آیا اور لاک کھولا۔

سامنے ہی زرقاء اپنے سابقہ لباس و انداز میں کھڑی تھی۔ جسے دیکھ کر وہ تھوڑا حیران ہوا۔

"نیچے آجائیں ناشتہ لگ گیا ہے۔"اس نے ٹھہرے ہوئے انداز میں اطلاع دی۔

****

سب لوگ پھر سے ڈائننگ ٹیبل کے گرد اپنی سابقہ جگہ پر موجود تھے۔ خاموشی بھی ویسے ہی برقرار تھی اور زرقاء بھی دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے بیٹھی تھی۔

"یہ فائزہ اٹھا نہیں کیا ابھی تک ؟"جواد نے کپ میں چائے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"پتا نہیں یار، میں تو کمرے سے سیدھا یہیں آیا ہوں۔" سلائس پر مکھن لگاتے نوشاد نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

"میں دیکھ کر آتا ہوں اسے۔" ہارب کہتے ہوئے کرسی پر سے اٹھنے لگا۔

"تم بیٹھو ہارب، نوفل جاؤ تم دیکھ کر آؤ۔" نوشاد نے اسے روکتے ہوئے اپنے برابر میں بیٹھے نوفل کو حکم دیا۔

"کوئی موقع نہیں چھوڑتے ہیں مجھ سے کام کروانے کا۔" نوفل بدمزہ ہو کر بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ جس کے بعد دوبارہ وہاں خاموشی چھا گئی۔

"رات کیسی گزری آپ سب کی؟" زرقاء نے خاموشی کو توڑا۔

www.novelsclubb.com

"سو کر!" جواد نے شرارت سے جواب دیا۔

"کوئی دقت تو نہیں ہوئی؟" جواد کا مذاق نظر انداز کرتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں، پہلے اتنا اچھا کھانا کھلا دیا تھا آپ نے جس کے بعد نرم گرم بستر پر بہت اچھی نیند آئی، اور اب اتنے اچھے ناشتے نے طبیعت فریش کر دی۔" نوشاد نے بنا بخل کے سادگی سے کہا۔

"بہت شکریہ اتنا سب کرنے کیلیئے۔" ہارب بھی اس کا شکر گزار ہوا۔ جس کے جواب میں وہ کچھ عجیب سے انداز میں مسکرائی جو تینوں کو ہی کھٹکا۔

"فائز بھائی تو اپنے کمرے میں ہی نہیں ہیں۔" تب ہی نوفل کہتا ہوا وہاں آیا تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"ہو سکتا ہے باتھ روم میں ہو!" جواد نے خیال ظاہر کیا۔

"نہیں ہیں، وہاں بھی دیکھ لیا میں نے۔" وہ کہتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"یہ کہاں چلا گیا اچانک؟" نوشاد کو بھی تعجب ہوا۔

"کہیں وہ پاگل نیٹ ورک ڈھونڈتے ڈھونڈتے تو گھر سے باہر نہیں نکل گیا؟"

ہارب نے خیال ظاہر کیا۔

"ہو سکتا ہے، جتنا وہ اپنے موبائل کو لے کر پازیسیو ہے نا تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔"

جواد نے تائید کی۔

"ہاں، ایون گھر میں بھی وہ پتا ہے سب سے زیادہ کس کے قریب ہے؟" نوشاد نے کہا۔

"کس کے؟" ہارب نے سب کی ترجمانی کی۔

"چارجنگ پلگ کے۔" اس نے شرارت سے بتایا تو یہ لوگ بھی ہنس پڑے۔

"چلو ناشتہ کر کے ڈھونڈتے ہیں اس پاگل کو، پھر ہمیں یہاں سے نکلنا بھی تو ہے۔"

جواد کہتے ہوئے دوبارہ ناشتے کی جانب متوجہ ہو گیا۔ جب کہ زرقاء اس دوران بالکل خاموش تھی۔

www.novelsclubb.com

****

"زرقاء محل" کے اطراف دور دور تک کوئی دوسرا گھر نہیں تھا بلکہ کھلے علاقے میں یہ اکلوتی عمارت ہی کھڑی تھی اور اس سے ذرا فاصلے پر ہرا بھرا جنگل تھا۔

ان چاروں سے جتنا اور جہاں جہاں ممکن تھا انہوں نے فائز کو ڈھونڈ لیا تھا مگر وہ کہیں نہیں ملا تھا۔ اور الگ الگ سمتوں میں گئے یہ چاروں واپس زرقاء محل کے سامنے آ گئے تھے۔

"یار سب جگہ ڈھونڈ لیا مگر فائز کا کوئی پتا نہیں ہے۔" نوشاد نے مایوسی سے کہا۔

"یہ جگہ بھی کھلی ہے اور آس پاس کوئی دوسرا گھر بھی نہیں ہے کہ وہ وہاں چلا گیا ہو۔" جواد بھی بولا۔

"یہ جو تھوڑا دور جنگل ہے میں نے یہاں بھی بیرونی حصے میں ڈھونڈا ہے اسے مگر نتیجہ صفر ہے۔" ہارب نے بھی ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

"دوبارہ اندر چل کر ڈھونڈیں کیا؟ ہو سکتا ہے کہ فائز بھائی کسی اور کمرے میں جا کر سو گئے ہوں!" نوفل نے خیال ظاہر کیا۔

"ایسا ممکن تو نہیں ہے، مگر اس کے سوا ہم کچھ اور کر بھی تو نہیں سکتے ہیں تو چلو ایک بار اندر بھی ڈھونڈ لیتے ہیں۔" نوشاد نے کندھے اچکاتے ہوئے تائید کی۔

جس پر رضامند ہونے کے بعد تینوں دوبارہ "زرقاء محل" کے بند دروازے کی جانب بڑھے۔

مگر اس سے قبل کہ جواد آگے بڑھ کر ڈور بیل بجاتا دروازہ خود بخود ہی اندر کی طرف کھلا جسے کھولنے والی زرقاء تھی۔ ابھی یہ لوگ حیران ہو رہے تھے کہ وہ دروازہ کھلا چھوڑ کر واپس اندر چلی گئی۔

ان لوگوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ایک ایک کر کے سب اندر آ گئے جس کے بعد نوشاد نے دروازہ بند کر دیا۔

انہیں لگا تھا کہ زرقاء یہیں ہال میں ہو گی مگر وہ تو یہاں تھی ہی نہیں۔ اس کے دروازہ کھول کر پیچھے ہٹنے میں اور ان لوگوں کے اندر آنے میں چند سیکنڈز لگے تھے اور اس مختصر وقت میں اس کا اتنی تیزی سے اندر جا کر غائب ہو جانا بہت عجیب تھا۔

"نوفل اور نوشاد! تم دونوں نیچے چیک کرو، میں اور ہارب اوپر جا کر ڈھونڈتے ہیں۔" اسے نظر انداز کرتے ہوئے جواد اصل موضوع کی جانب آیا۔

پھر نوشاد اور نوفل نیچے الگ الگ سمتوں میں چلے گئے جب کہ جواد ہارب کے سنگ اوپر کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

نوفل اسے تلاشتے ہوئے کافی اندر آ گیا تھا۔ یہ ایک بڑی سی راہداری تھی جس کے ایک طرف کانچ کی بلند و بالا بند کھڑکیاں تھی اور دوسری طرف دیوار تھی جس پر

عجیب و غریب پینٹنگز آویزاں تھیں۔اس جگہ کی گرد آلودگی اور ویرانیت دیکھ کر لگ رہا تھا کہ شاید یہاں کسی کا آنا جانا نہیں تھا۔

راہداری کے اختتام پر اسے ایک کمرے کا دروازہ نظر آیا۔وہ اس کمرے کی تلاشی لینے کی نیت سے آگے بڑھا تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

دروازے کے نیچے سے ایک انگلی باہر آئی ہوئی تھی جس میں سلور کی انگوٹھی تھی اور اسے لمحہ لگا تھا یہ انگلی اور انگوٹھی پہچاننے میں۔ مگر اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ فوری طور پر کیا کرے؟

"فائز بھائی! آپ اندر ہیں؟" اس نے گھبرائے ہوئے اندر میں دستک دیتے ہوئے پکارا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔

"آپ مجھے ڈرا رہے ہیں فائز بھائی؟" اسے لگا شاید یہ مذاق ہے مگر جواب اب بھی نہیں ملا۔

اس نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا مگر دروازہ کھلا نہیں۔ تو وہ ڈرتے ڈرتے نیچے جھکا اور انگلی کو کھینچ کر دیکھنا چاہا مگر اس کے کھینچتے ہی اگلے پل وہ انگلی اس کے ہاتھ میں آگئی جو کہ کٹی ہوئی تھی۔

یہ دیکھ کر پہلے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں اور پھر پورا "زرقاء محل" اس کی سہمی ہوئی چیخ سے گونج اٹھا۔ جس کے باعث وہ تینوں جو الگ الگ سمت میں فائز کو ڈھونڈ رہے تھے برق رفتاری سے بھاگتے ہوئے نوفل کی چیخ کے تعاقب میں آئے۔

وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ نوفل دیوار سے ٹیک لگا کر ڈرا ہوا بیٹھا تھا۔

"کیا ہوا نوفل؟" نوشاد نے جلدی سے قریب آ کر پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے پوچھا تو وہ ڈر کر اس کے گلے لگ گیا۔

"نوفل کیا ہوا؟ تم چلائے کیوں تھے؟" جواد نے بھی جاننا چاہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو اس نے کپکپاتے ہوئے شہادت کی انگلی سے ایک طرف اشارہ کیا۔

تینوں نے اس کے تعاقب میں دیکھا تو انہیں فائز کی خون آلودہ کٹی ہوئی انگلی سامنے پڑی نظر آگئی جو نوفل نے ڈر کر پھینک دی تھی۔ یہ دیکھ کر یہ تینوں بھی دنگ رہ گئے۔

"یہ اس کمرے کے دروازے کے نیچے پھنسی ہوئی تھی۔" اس نے نوشاد سے الگ ہو کر ڈرتے ہوئے مزید بتایا۔ تو تینوں کی توجہ اس بند دروازے پر گئی۔

ہارب نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولنے کیلئے اس کی ناب پر ہاتھ رکھا تو غیر متوقع طور پر دروازہ کھل گیا۔

"فائز!" دروازہ کھولتے ہی وہ اندر دیکھ کر حیرت سے بولا۔ یہ تینوں بھی تشویش کے مارے اس کے پاس آئے۔

دروازے پر ہی کھڑے رہ کر چاروں نے دیکھا کہ یہ ایک بہت بڑا خالی کمرہ تھا جس میں کوئی ساز و سامان نہیں تھا۔جب کہ کمرے کے بیچ و بیچ فرش پر فائز الٹا پڑا ہوا تھا۔

یہ لوگ جلدی سے بھاگ کر فائز کے پاس آئے تو پتا چلا کہ اس کے آس پاس کافی خون بھی پڑا ہے۔

پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھ کر ہارب نے جب اسے سیدھا کیا تو اس کی حالت دیکھ کر چاروں کے دل دھک سے رہ گئے۔

کسی نے بے دردی سے اس کا سینہ پھاڑ کر اس کا دل نکال لیا تھا۔

"فائز بھائی!"نوفل بری طرح چلایا جب کہ نوشاد کو باقاعدہ ابکائی آگئی تھی۔

"یااللہ!"جواد بھی گھبرا گیا۔جب کہ ہارب تو صدمے کے مارے کچھ بول ہی نہیں پایا۔

چاروں پنجوں کے بل فرش پر بیٹھے تھے اور ان کے بیچ میں فائز کی اُدھڑی ہوئی لاش پڑی تھی۔ جسے دیکھ کر نوفل نے نوشاد کے گلے لگ کر زار و قطار رونا شروع کر دیا تھا اور خود نوشاد کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔ اور یہ ہی افسردہ کیفیت ہارب اور جواد کی بھی تھی۔

"کس نے کی ہو گی یہ سفاک حرکت؟" ہارب نے دکھ سے کانپتے ہوئے لہجے میں سوال اٹھایا۔

"یہ ضرور اس زرقاء کا کام ہے۔" اگلے ہی پل جواد زہر خندہ انداز میں نتیجے پر پہنچا جس کے باعث تینوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

"لیکن وہ ایسا کیوں کرے گی؟" نوشاد نے سوال اٹھایا۔

"یہ تو وہ ہی بتائے گی۔" اس نے کہا اور اگلے ہی پل سرعت سے اٹھ کر وہاں سے باہر نکل گیا جسے یہ لوگ دیکھ کر رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

****

"زرقاء۔۔۔۔زرقاء!"جواد حلق کے بل چلاتے ہوئے ہال میں آیا۔تب تک وہ تینوں بھی اس کے پیچھے آچکے تھے۔

"زرقاء باہر آؤ!"وہ پھر بلند آواز سے چلایا مگر وہ نہیں آئی۔

"میں تو کہتا ہوں کہ ہم بھی یہاں سے نکل چلتے ہیں۔"نوشاد نے گھبرائے ہوئے انداز میں تجویز پیش کی۔

"ہاں بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں،ہم یہاں سے چلتے ہیں ورنہ وہ ہمیں بھی مار ڈالے گی۔"نوفل نے جلدی سے اس کی تائید کی۔

"ٹھیک ہے،میں گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوں تم لوگ جلدی سامان لے کر باہر آؤ۔"

ہارب بھی رضامند ہوا۔

"اور فائز؟" جواد نے سوال اٹھایا۔

"وہ اب ہمارے بیچ نہیں ہے، اندر اس کا بے جان جسم پڑا ہے جس میں سے کسی نے دل نوچ کر نکال لیا ہے، اب اگر چاہتے ہو کہ وہ ہی حشر ہمارا نہ ہو تو بھاگو یہاں سے۔" ہارب نے دل کڑا کر کے حقیقت بتائی جو کہ بہت تلخ تھی۔

"ہارب ٹھیک کہہ رہا ہے جواد! ہمارے پاس یہاں سے بھاگنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔" نوشاد نے بھی دکھی دل سے اس کی تائید کی۔

"اب اپنا اپنا سامان لے کر جلدی باہر آؤ تم لوگ۔" ہارب نے پھر کہا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ گولی مارو سامان کو یہاں سے نکلتے ہیں بس!" نوفل نے ڈرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو چلو پھر جلدی۔" ہارب نے بنا حجت کے کہا اور پھر چاروں برق رفتاری سے باہر کی جانب بڑھ گئے۔

ہارب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی اسٹارٹ کی، جواد فرنٹ سیٹ پر آیا جب کہ نوشاد اور نوفل کے پیچھے بیٹھتے ہی ہارب نے کار آگے بڑھا دی اور جلد از جلد وہ لوگ "زرقاء محل" سے دور ہوتے گئے۔

****

جو سمت سمجھ میں آئی وہاں گاڑی موڑتے ہوئے ان لوگوں کی کوشش تھی کہ بس کیسے بھی کر کے وہ لوگ اس ویرانے سے باہر نکل جائیں مگر اونچی نیچی سنسان سڑکوں کا یہ سلسلہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔اور سونے پر سہاگہ اچانک موسم کے تیور بھی بدل گئے تھے اور روشن آسمان پر قبضہ جماتے ہوئے سیاہ بدلوں نے دوپہر کو شام بنا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

چاروں کو ہی اپنے دوست کی موت کا بے حد دکھ تھا۔ مگر وہ لوگ کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔کیونکہ وہ سب بے بس تھے۔

"یار اس کے کان نہیں پکتے دن رات اپنی منگیتر سے باتیں کرتے ہوئے؟" ہارب نے کہا تھا۔

"اس کی چھوڑو، مجھے تو اس کی منگیتر پر حیرت ہوتی ہے جو اسے اتنا منہ لگا لیتی ہے۔" جواد نے بھی اسے شرارت سے چھیڑا تھا۔

"میرے کان میں ہینڈ فری لگے ہیں، میں بہرا نہیں ہوں، سب آواز آ رہی ہے مجھے تم لوگوں کی۔" فائز نے مائک پر ہاتھ رکھتے ہوئے تنک کر ان کے علم میں اضافہ کیا تھا۔

یہ باتیں یاد آنے پر جواد کا دل مزید دکھنے لگا۔ تو اس نے آنکھیں موند کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا لیا۔

www.novelsclubb.com

"یار موبائل میں نیٹ ورک نہیں ہے، اب میں اپنی جان سے باتیں کیسے کروں گا؟" فائز کو اپنی فکر لاحق ہوئی تھی۔

"تو چپ کر یار! ادھر جان پر بنی ہے اور تجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔" نوشاد نے جھلا کر اسے ٹوکا تھا۔

نوشاد کو بھی اس کی باتیں یاد آکر اور دکھی کرنے لگی تھیں۔ اس نے نوفل کے بالوں پر ماتھا ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں جو اس کے سینے سے لگ کر بیٹھا ہوا تھا۔

ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہنستے مسکراتے شروع ہونے والے سفر میں ایسا جان لیوا موڑ بھی آجائے گا۔

مضطرب کیفیت میں ڈرائیو کرتے ہارب نے اچانک حیران ہوتے ہوئے گاڑی روک دی۔ گاڑی روکنے کے احساس پر جواد نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا ہارب؟" اسے حیران دیکھ کر جواد نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم پھر سے وہیں آ گئے ہیں، خود بخود!" اس نے سکتے کے عالم میں سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

اور سامنے دیکھنے پر ان سب کی آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ وہ لوگ واپس "زرقاء محل" کے سامنے کھڑے تھے۔ مطلب اتنی دیر گھومنے کے بعد وہ لوگ پھر سے اسی جال میں آ کر پھنس گئے تھے۔

"تم دوبارہ یہاں کیوں آ گئے ہارب؟ پاگل ہو گیا؟" نوشاد اس پر برہم ہوا۔

"میں جان بوجھ کر نہیں آیا، میں تو یہاں سے باہر نکل رہا تھا مگر پتا نہیں کیسے ہم دوبارہ یہاں آ گئے؟" اس نے الجھ کر وضاحت کی۔

"مطلب اب وہ ہم سب کو بھی مار ڈالے گی۔" نوفل نے ڈرتے ہوئے نتیجہ نکالا۔

"گاڑی واپس گھماؤ ہارب، جلدی!" جواد نے عجلت میں کہا تو ہارب نے فوراً ریورس گیئر لیا مگر اچانک گاڑی خود بخود بند ہو گئی۔

"کیا ہوا؟" جواد جھلایا۔

"پتا نہیں خود ہی بند ہو گئی گاڑی۔" ہارب نے کہتے ہوئے دوبارہ چابی گھمائی مگر گاڑی اسٹارٹ نہیں ہوئی جس سے ان کی فکر اور بڑھنے لگی۔

"ہم سب مارے جائیں گے، ہم نہیں بچیں گے۔" نوفل نے ڈر کر پیشن گوئی کی۔

"چپ کرو، کچھ نہیں ہو گا کسی کو۔" نوشاد نے اسے ڈپٹا۔ جب کہ ہارب ہنوز کار اسٹارٹ کرنے میں ناکام تھا۔

"تم ادھر آؤ ہارب، میں ٹرائی کرتا ہوں۔" جواد کہتے ہوئے گاڑی سے اترا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا جب کہ ہارب فرونٹ سیٹ پر آ کے بیٹھ گیا۔

جواد کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ بھی ہنوز صفر ہی تھا جس سے اب ان لوگوں کی پریشانی بڑھنے لگی تھی۔

تب ہی اچانک تیز ہوا چلنے لگی جس سے آس پاس لگے بلند و بالا پیڑ بھی ہلنے لگے اور اندھیرا بڑھنا شروع ہو گیا۔ یہ لوگ مزید ڈر گئے۔

"جواد جلدی گاڑی اسٹارٹ کرو یہ پیڑ کسی بھی وقت ہوا سے اکھڑ کر گاڑی پر گرنے والا ہے۔" نوشاد نے خطرہ بھانپتے ہوئے کہا۔

اور اس کی بات واقعی درست تھی کہ پیڑ بس کسی بھی وقت گرنے والا تھا مگر گاڑی اسٹارٹ ہی نہیں ہو کر دے رہی تھی۔

"جلدی سب باہر نکلو گاڑی سے۔" جواد نے زور آزمائی ترک کر کے عجلت میں حکم دیا جس کی تکمیل کرتے ہوئے یہ لوگ فوری طور پر گاڑی سے باہر آئے۔

اور ان کے دور ہوتے ہی وہ بڑا سا بھاری بھرکم پیر گاڑی پر آگرا جس سے نا صرف اس سیاہ کرولا کی چھت پچک گئی بلکہ شیشے بھی ٹوٹ کر دور تک اڑے۔

ہوا بھی مزید زور پکڑنے لگی تھی جس کی وجہ سے ان لوگوں کا کھڑے رہ پانا مشکل ہو رہا تھا۔

"سب لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر سر دونوں ہاتھوں میں چھپالو جلدی۔" تیز ہوا کے باعث ہارب نے چلاتے ہوئے تجویز دی۔ جس پر عمل کرتے ہوئے سب ویسے ہی بیٹھ گئے کیونکہ اگر کھڑے رہتے تو زیادہ خطرہ تھا۔

کچھ دیر یوں ہی آنکھیں بند کرکے سر جھکائے بیٹھے رہنے کے بعد انہیں محسوس ہوا کہ ہوا کم ہو کر اب بند ہو گئی ہے۔ان لوگوں نے اس خیال کی تصدیق کیلئے آہستہ آہستہ سر اٹھا کر دیکھا تو دنگ رہ گئے۔

یہ لوگ "زرقاء محل" کے اندر اس کے ہال کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہم اندر کیسے آگئے؟" نوشاد ہکا بکا تھا۔اور یہ ہی کیفیت باقی سب کی بھی تھی جو اب کھڑے ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اب تو پکا یقین ہو گیا ہے کہ وہ زرقاء ضرور کوئی ڈائن ہے اور وہ ہی یہ سب کچھ کر رہی ہے، وہ نہیں چھوڑے گی ہمیں۔"نوفل کا ڈر بڑھتا جا رہا تھا۔

"اب ہم کیا کریں گے؟"نوشاد نے بھی نا سمجھی سے سوال اٹھایا تو سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

****

ان لوگوں نے آہستہ آہستہ سر اٹھا کر دیکھا تو دنگ رہ گئے۔یہ لوگ "زرقاء محل" کے اندر اس کے ہال کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہم اندر کیسے آ گئے؟"نوشاد ہکا بکا تھا۔اور یہ ہی کیفیت باقی سب کی بھی تھی جو اب کھڑے ہو چکے تھے۔

"اب تو پکا یقین ہو گیا ہے کہ وہ زرقاء ضرور کوئی ڈائن ہے اور وہ ہی یہ سب کچھ کر رہی ہے، وہ نہیں چھوڑے گی ہمیں۔" نوفل کا ڈر بڑھتا جا رہا تھا۔

"اب ہم کیا کریں گے؟" نوشاد نے بھی نا سمجھی سے سوال اٹھایا تو سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

****

یہ چاروں اس وقت ایک کمرے میں آ کر بند ہو کے بیٹھ گئے تھے۔ حالانکہ کہ یہ کوئی محفوظ تدبیر نہیں تھی مگر فی الحال ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی کافی تھا۔

نوفل ایک ڈبل صوفے پر نوشاد سے چپک کر بیٹھا تھا۔ جواد بیڈ سے نیچے پیر لٹکائے بیٹھا کوئی تدبیر سوچ رہا تھا جب کہ ہارب بھی مضطرب سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔

"کاش ہم نے امی کی بات مان لی ہوتی بھائی اور نہیں آتے یہاں۔" نوفل کو شدید پچھتاوا ہوا۔

"اب ہم کبھی دوبارہ امی کی آواز نہیں سن پائیں گے، انہیں نہیں دیکھ پائیں گے، ان کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھا سکیں گے، ہم مر جائیں گے بھائی، ہم مر جائیں گے۔" وہ ڈر کے مارے بچوں کی طرح رونے لگا۔

جس سے ان لوگوں کا دل بھی پسیج گیا۔ جب کہ نوشاد اسے تھپکتے ہوئے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ تھک کر خاموش ہو گیا جس کی وجہ سے اب وہاں گہرا سناٹا چھا گیا۔

"ٹک ٹک ٹک!" تب ہی کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی جس سے سب چونک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"ٹک ٹک ٹک!" دستک دوبارہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ وہ ہی ہو گی، دروازہ مت کھولیے گا۔" نوفل مزید سہم گیا۔جب کہ باقی تینوں بھی شش و پنج میں مبتلا تھے۔

"ٹک ٹک ٹک!" دستک مسلسل ہو رہی تھی۔

تب ہی اچانک جواد اپنی جگہ پر سے اٹھا اور آ کر دروازہ کھول دیا۔سامنے اپنے مخصوص انداز میں زرقاء کھڑی تھی جس کے لبوں پر عجیب سی مسکان تھی۔

"کھانا لگ گیا ہے ٹیبل پر آجائیں۔" اس نے سابقہ انداز میں اطلاع دی تو سب کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

جواد نے گھبرا کر اگلے ہی پل پوری قوت سے دروازہ دوبارہ بند کر دیا اور تب ہی باہر سے اس کا مذاق اڑاتا ہوا خوفناک قہقہہ سنائی دیا۔

وہ لطف اندوز ہو رہی تھی ان لوگوں کی خوفزدہ کیفیت سے جس کے باعث سب ایک دوسرے کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

مطلب صاف تھا کہ وہ انہیں مارنا نہیں چاہتی تھی بلکہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈرا ڈرا کر مارنا چاہتی تھی۔

****

نہ جانے کتنی دیر ہو گئی تھی ان لوگوں کو اسی طرح کمرے میں بند بیٹھے ہوئے۔ وہ دوبارہ نہیں آئی تھی مگر وہ ٹلنے والی بھی نہیں تھی جس کا اندازہ ان سب کو بخوبی تھا۔

"ہم کب تک یوں ہی کمرے میں بند بیٹھے رہیں گے؟ وہ چاہے گی تو کمرے میں بھی آ جائے گی اور ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ پائیں گے۔" سنگل صوفے پر بیٹھے جواد نے بے بسی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کمرے سے باہر جا کر بھی کچھ نہیں بگاڑ لیں گے اس کا، یہاں کم از کم زندہ تو ہیں۔" بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے نوشاد نے دھیان دلایا۔ جو بیڈ پر سوئے نوفل کا سر دبا رہا تھا کیونکہ اسے خوف کے مارے بخار چڑھ گیا تھا۔

"بخار کم ہوا کیا اس کا؟" کھڑکی کے پاس کھڑے ہارب نے پوچھا تو نوشاد نے نفی میں سر ہلایا۔

"فی الحال رات ایسے ہی گزارتے ہیں، صبح کوشش کریں گے یہاں سے نکلنے کی۔" ہارب کو یہ ہی راہ معقول لگی۔ جس پر ان دونوں نے بھی خاموشی سے رضامندی دے دی۔ کیونکہ اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔

****

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا جب گہری نیند میں سوئے نوفل کو کسی نے آہستہ سے ہلایا تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ کیونکہ کمرے کی لائٹ آن ہی تھیں اسی لئے ان کی روشنی میں اس نے مونڈی مونڈی آنکھوں سے دیکھا تو پتا چلا کہ جگانے والا ہارب تھا۔ جو کہ اس کے نزدیک ہی بیٹھا تھا۔

"کیا ہوا ہارب بھائی؟" اس نے نقاہت سے پوچھا۔

"گاڑی ٹھیک ہو گئی ہے، چلو نکل چلے یہاں سے، جواد اور نوشاد باہر انتظار کر رہے ہیں ہمارا۔" اس نے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا۔

"کیا سچ میں!" اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

"شہھہ! آواز نہیں کرو ورنہ اسے پتا چل جائے گا۔" ہارب نے جلدی سے اسے ٹوکا۔

"چلو اب جلدی وہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔" ہارب نے کہتے ہوئے اس پر سے کمبل ہٹایا۔

نوفل نے بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے آس پاس دیکھا تو اسے جواد اور نوشاد کمرے میں نظر نہیں آئے۔

"چلو جلدی آؤ!" ہارب کہتے ہوئے آگے بڑھا اور اس کے پیچھے نوفل کمرے سے باہر نکلا۔

www.novelsclubb.com

نوفل پر ایسی نظر بندی ہوئی تھی کہ اسے اپنے برابر میں سوتا نوشاد اور کارپٹ پر سوتے ہارب اور جواد نظر ہی نہیں آئے اور وہ بے خبری میں ہارب کے بہروپ کے پیچھے چل دیا جس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک تھی۔

****

بند کانچ کی کھڑکی سے جب سورج کی روشنی کمرے میں داخل ہوئی تو بیڈ پر سوئے نوشاد نے آہستہ آہستہ کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔

سامنے ہی ڈبل صوفے پر اسے جواد سوتا ہوا نظر آیا اور نیچے کارپٹ پر کشن رکھے ہارب بھی سوتا ہوا ملا۔ اتنی خوفناک صورت حال میں بھی پتا نہیں کیسے ان سب کو باتیں کرتے کرتے نیند آگئی تھی؟

نوشاد نے کروٹ بدل کر نوفل کو دیکھنا چاہا تو اس کا دل دھک سے رہ گیا، ساری نیند پل بھر بھی ہوا ہوئی اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"ہارب۔۔۔۔جواد!" وہ بیڈ پر سے اترتے ہوئے چلایا تو ان دونوں کی بھی نیند ٹوٹی۔

"کیا ہوا؟" ہارب نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بوجھل انداز میں پوچھا۔جواد بھی بیدار ہو گیا تھا۔

"نوفل غائب ہے، جلدی ڈھونڈو اسے۔" وہ عجلت میں بتاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا۔یہ دونوں بھی فوری طور پر اس کے پیچھے آئے۔

کسی انہونی کے احساس سے تیز تیز دھڑکتے دل کے ساتھ نوشاد سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا اور بنا وقت برباد کیے اس کمرے کی طرف بھاگا جہاں انہیں فائز کی لاش ملی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہاں پہنچ کر دروازے پر رکتے ہوئے سامنے کا منظر دیکھ کر اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

کمرے کے بیچ و بیچ فائز کی لاش اب بھی ویسے ہی پڑی تھی۔اور اس سے ذرا فاصلے پر نوفل ویسے ہی الٹا پڑا تھا جیسے انہیں فائز ملا تھا۔اور آس پاس خون بھی ویسا ہی تھا۔

اس کے پیچھے آئے جواد اور ہارب بھی یہ منظر دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

نوشاد آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے قریب آ کر بیٹھا اور کپکپاتے ہاتھوں سے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

نوفل کا بھی سینہ ادھیڑ کر اس کا دل نکال لیا گیا تھا۔

وہ ایک اور شکار کر چکی تھی۔

"نوفل !"نوشاد اپنے بھائی کی لاش سینے سے لگا کر حلق کے بل کرب سے چلایا۔

جب کہ جواد و ہارب دکھ و بے بسی سے یہ سب دیکھ کر رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

****

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر کارپٹ پر بیٹھے نوشاد کی آنکھیں رو رو کر خشک ہو چکی تھیں جب کہ اس کے دائیں و بائیں طرف بیٹھے جواد اور ہارب کے پاس بھی کہنے کیلئے کچھ نہیں تھا۔

"اب اگلا نمبر ہم میں سے کسی کا ہے۔" نوشاد کسی غیر مرئی نقطے کو تکتے ہوئے بولا۔

"لیکن کیوں؟ وہ کیوں مار رہی ہے سب کو اتنی بے دردی سے؟ اور ایک ایک کر کے رات کے اندھیرے میں ہی کیوں؟ وہ ایک ساتھ ایک جھٹکے میں بھی تو مار سکتی ہے نا ہم سب کو۔" جواد نے جھلا کر سوال اٹھائے۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، واقعی یہ بات سوچنے والی ہے کہ وہ ایک ایک کر کے رات کے اندھیرے میں ہی کیوں شکار کر رہی ہے؟" ہارب بھی اس سے متفق ہوا۔

"اس سوال کا جواب ہے تم دونوں کے پاس؟" نوشاد نے اسی انداز میں پوچھا۔

"نہیں!" یک زبان جواب ملا۔

"بس تو پھر اپنی باری کیلیئے تیار رہو۔" اس نے حقیقت کے بھیانک پہلو کی جانب دھیان دلایا۔ جس پر وہ دونوں اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"یار ایک بات تو کلئیر ہو گئی کہ وہ صرف اکیلے بندے پر حملہ کرتی ہے، تو اگر ہم تینوں ساتھ ساتھ رہیں تو کوئی راہ نکل سکتی ہے۔" جواد نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اسے امید کی ننھی سی کرن نظر آئی تھی۔

"ہاں یہ تو ہے، مطلب اب چاہے کچھ بھی ہو ہمیں ساتھ ہی رہنا۔" ہارب نے بھی تائید کی مگر نوشاد کچھ نہیں بولا۔ اسے بہت گہرا صدمہ لگا تھا اپنے بھائی کی موت کا۔

"ابھی دن ہے، ایسا کرتے ہیں تینوں ساتھ چل کر باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈتے ہیں۔" جواد نے تجویز پیش کی۔

"ہاں چلو چلتے ہیں۔" ہارب بھی رضامند ہوا۔

www.novelsclubb.com

****

تینوں باہر جانے کے ارادے سے نیچے آئے تھے مگر یہ دیکھ کر انہیں شدید مایوسی ہوئی تھی کہ اب تو داخلی دروازہ بھی نہیں کھل رہا تھا کہ یہ لوگ باہر جا پاتے۔

"نہیں کھل رہا یار۔" جواد نے لاک پر پوری طاقت لگانے کے بعد تھک کر کہا۔

"اب کیا کریں؟" ہارب کو بھی فکر ہوئی۔ جب کہ نوشاد بس چپ چاپ ساتھ تھا ان لوگوں کے۔

"کوئی کھڑکی ڈھونڈتے ہیں جس کا شیشہ توڑ کر باہر نکل سکیں۔" جواد نے تجویز پیش کی۔ جس پر عمل کرتے ہوئے تینوں ایک ساتھ کھڑکی کی تلاش میں لگ گئے۔

ساری کھڑکیاں بھی لاک تھیں اور ان کے شیشے اتنے مضبوط تھے انہیں توڑنا ان لوگوں کے بس کی بات نہیں تھی۔

بلآخر تھک ہار کر ان تینوں کو واپس کمرے کا رخ کرنا پڑا۔

صبح سے شام ہو گئی تھی انہیں کمرے میں بیٹھے بیٹھے اور کل سے ان لوگوں نے کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا اسی لئے کمزوری بھی محسوس ہونے لگی تھی۔

ہارب نے اپنا سفری بیگ ٹٹولا تو خوش قسمتی سے اس میں اسے ایک بسکٹ کا پیکٹ مل گیا جسے گزارا کرنے کیلئے تھوڑا تھوڑا تینوں نے کھالیا۔

اور اس کے بعد پھر سے یہ لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ گئے۔ایک اور دن پھر سے ڈوب گیا تھا اور قاتل رات نکل آئی تھی۔اور آج کون شکار ہونے والا تھا؟ یہ کسی کو نہیں معلوم تھا۔

بیڈ پر بیٹھے بیٹھے پتا نہیں کب اور کیسے نوشاد کی آنکھ لگی اور وہ آڑھا ترچھا ہی بیڈ پر سو گیا۔تب ہی غنودگی کے عالم میں اسے لگا کہ کوئی اسے آواز دے رہا ہے۔

"نوشاد بھائی!" اب آواز واضح تھی جس کے باعث وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"بھائی! بھائی!"نوفل کی درد بھری پکار پھر اس کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ بے تابی سے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھا اور جواد کی تاکید کو یکسر فراموش کر کے وہ کمرے سے باہر نکل گیا کہ

"چاہے کچھ بھی ہو جائے تینوں کو ایک ساتھ رہنا ہے۔"

****

کارپٹ پر سوئے جواد نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تو کمرے میں پھیلی روشنی سے پتا چلا کہ صبح ہو چکی ہے۔اسے اپنے برابر میں ہی ہارب سوتا ہوا ملا تو اس نے گردن اٹھا کر بیڈ پر نوشاد کو دیکھنا چاہا۔مگر اسے غیر حاضر پا کر وہ یکدم اٹھ بیٹھا۔

"ہارب! ہارب!"جواد نے اسے جھنجھوڑا تو وہ بھی نا سمجھی سے اٹھ بیٹھا۔

"نوشاد غائب ہے۔" اس کی سوالیہ نظریں بھانپ کر جواد نے گھبرائے ہوئے انداز میں بتایا تو وہ بھی دنگ رہا گیا۔

دونوں برق رفتاری دکھاتے ہوئے پہلی فرصت میں نیچے اتر کر اس کمرے میں آئے جہاں انہیں فائزاور نوفل کی لاش ملی تھی۔ اور وہ ہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ ان دونوں کی لاش سے ذرا فاصلے پر نوشاد بھی الٹا پڑا تھا۔

یہ دیکھ کر جواد کو اپنے پیروں میں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ گرنے کے سے انداز میں وہیں فرش پر بیٹھ گیا۔ شاید اس میں اب ہمت نہیں رہی تھی مزید یہ سفاکیت دیکھنے کی۔

جب کہ ہارب دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا نوشاد کے پاس آکر بیٹھا اور اسے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

اس کا سینہ بھی چاک کر کے بے دردی سے دل نکال لیا گیا تھا۔ مطلب وہ تیسرا شکار کرنے میں بھی کامیاب رہی تھی۔ اور یہ لوگ کچھ نہیں کر پائے تھے۔

****

کمرے کی خاموش فضا میں گھڑی کی ٹک ٹک بہت بھاری محسوس ہو رہی تھی۔ مگر دو سنگل صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے جواد اور ہارب ہنوز خاموش تھے۔ پھر صبح سے رات ہو گئی تھی اور اب دیکھنا تھا کہ آج کس کی باری ہے ؟

"آج رات ہم دونوں میں سے کوئی ایک مرے گا، اور آج بچ جانے والا کل مارا جائے گا، مطلب ہم دونوں کی موت تو طے ہے۔" بلآخر جواد سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"کیا تمھیں کوئی راستہ نظر آرہا ہے بچ نکلنے کا؟" جواد نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تو اس نے مایوسی سے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

موت کا خوف ہارب کے چہرے پر بھی رقصاں تھا اور بے بسی کے مارے اس کا رونے کو دل چاہ رہا تھا۔

جواد نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے بے بسی سے اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکا دیا اور چھت کو تکنے لگا۔

"اچھی خاصی زندگی چل رہی تھی یار امی ابو اور بہن بھائیوں کے سنگ، مگر دیکھتے ہی دیکھتے یہ سب کیا ہو گیا؟" وہ بے حد افسردہ تھا۔

"کاش! کاش کہ ہم لوگ نہ آئے ہوتے اس ٹرپ پر۔" وہ پچھتانے لگا۔ مگر اب پچھتانے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہونے والا تھا۔

"اور ہماری بدقسمتی تو یہ ہے کہ ہمیں کفن دفن بھی نصیب نہیں ہو گا۔" اسے مزید ملال ہوا۔

ہارب کی جانب سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے سیدھے ہوتے ہوئے جب سامنے دیکھا تو دنگ رہ گیا کیونکہ وہ تو اپنی جگہ پر موجود ہی نہیں تھا۔ جس کے باعث وہ سخت حیران ہوا۔

"هارب!"اس نے صوفے پر سے اٹھتے ہوئے پکارا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔

"هارب!"وہ آواز دیتے ہوئے پلٹا اور اس کی تلاش میں نظر دوڑانے لگا۔

"وہ نہیں سنے گا اب تمہاری آواز۔"تب ہی کمرے میں زرقاء کی سپاٹ آواز گونجی جس سے اس کی ہڈی میں سرسراہٹ دوڑ گئی۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس صوفے پر اب زرقاء ٹانگ پر ٹانگ رکھے اطمینان سے بیٹھی تھی جہاں پہلے هارب تھا۔اور اپنی گہری نیلی نظروں سے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

"هارب!"اس نے صوفے پر سے اٹھتے ہوئے پکارا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔

"هارب!"وہ آواز دیتے ہوئے پلٹا اور اس کی تلاش میں نظر دوڑانے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ نہیں سنے گا اب تمہاری آواز۔" تب ہی کمرے میں زرقاء کی سپاٹ آواز گونجی۔ جس سے اس کی ہڈی میں سرسراہٹ دوڑ گئی۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس صوفے پر اب زرقاء ٹانگ پر ٹانگ رکھے اطمینان سے بیٹھی تھی جہاں پہلے ہارب تھا۔اور اپنی گہری نیلی نظروں سے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اسے یہاں پا کر وہ بری طرح گھبرا گیا اور برق رفتاری دکھاتے ہوئے کمرے سے باہر بھاگا۔

جیسے تیسے سیڑھیاں اترتے ہوئے جب وہ نیچے پہنچا تو کسی سے بری طرح ٹکرا گیا جو کہ ہارب تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا جواد؟ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟" اس نے جاننا چاہا۔

"وہ۔۔۔اوپر زرقاء۔۔۔!" اس نے بمشکل بتایا۔

"اچھا گھبراؤ نہیں، مجھے یہاں سے نکلنے کا راستہ مل گیا ہے، چلو میرے ساتھ۔" وہ اسے پرسکون کرتے ہوئے بولا۔

"سچی!" اسے یقین نہیں آیا۔

"ہاں، جلدی آؤ میرے پیچھے۔" اس نے یقین دہانی کرائی اور ایک طرف بڑھا۔

جواد بھی جلدی سے اس کے پیچھے لپکا۔ مگر پیچھے ہونے کی وجہ سے وہ ہارب کے لبوں پر رقصاں عجیب سی شیطانی مسکراہٹ نہیں دیکھ پایا۔

ہارب اسے اپنے ساتھ اسی کمرے میں لے آیا جہاں اب تک انہیں ان تینوں کی لاشیں ملیں تھیں۔

"ہم یہاں کیوں آ گئے ہیں ہارب؟" اس نے دروازے پر رک کر پوچھا۔

"کیونکہ باہر جانے کا راستہ یہیں سے ہے، اب چلو جلدی اندر۔" اس نے دروازہ کھول کر اندر جانے کا اشارہ کیا تو نا سمجھی کے عالم میں وہ اندر داخل ہو گیا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا۔

ان تینوں کی لاش وہاں ہنوز ویسے ہی پڑی تھی مگر اب ان سے ذرا فاصلے پر زرقاء بھی کھڑی ہوئی تھی۔

تب ہی دروازہ لاک ہونے کی آواز پر وہ چونک کر پیچھے پلٹا تو ہارب دروازہ بند کر کے شیطانی انداز میں مسکراتا ہوا اسی طرف آتا ہوا ملا۔

جواد کے ذہن میں یکدم جھماکا ہوا اور اسے لمحوں میں سارا کھیل سمجھ میں آگیا۔

ہارب کا آفس جوائن کرنا،

ان سب سے دوستی کرنا،

پکنک کا پلان بنانے والا،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پکنک پائنٹ منتخب کرنے والا،

راستہ بھولنے والا،

بھٹک کر زرقاء محل پہنچنے والا،

یہاں سے بھاگتے ہوئے گاڑی چلانے والا،

گھوم کر واپس یہاں لانے والا،

ان سب کو پھنسانے والا، ہارب ہی تھا۔

"کیا ہوا؟ شاکڈ لگا مجھے ایسے دیکھ کر؟" وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہتا آگے آیا اور زرقاء کے پاس آکر رکا۔

www.novelsclubb.com

"ہارب! یہ سب تم نے۔۔۔" حیرانی کے باعث وہ بس اتنا ہی بول پایا۔

"ہاں میں نے کیا یہ سب، وہ بھی اپنی زرقاء کیلئے۔" اس نے کہتے ہوئے زرقاء کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اسے خود سے قریب کیا۔ اس نئے انکشاف پر وہ مزید ہل گیا تھا۔

"کیا؟ تمہاری زرقاء؟" وہ حیرت کی انتہا پر تھا۔

"ہاں میری، یہ بیوی ہے میری۔" اس نے اسی اطمینان سے بتایا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

جب کہ ہارب کے ساتھ چپک کر کھڑی زرقاء کے لبوں پر بھی مبہم سی مسکان موجود تھی۔

جواد کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا اپنی آنکھوں اور کانوں پر۔ اسے لگ رہا تھا کہ یا تو وہ خواب دیکھ رہا ہے یا پھر اس کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے۔ لیکن یہ حقیقت تھی، بھیانک حقیقت۔

"پانچ سال پہلے پسند کی شادی کی تھی ہم نے، بہت خوش تھے ہم ایک ساتھ، تب ہی ہمیں خوشخبری ملی کہ ہمارا بچہ بھی بہت جلد اس دنیا میں آنے والا ہے، اس کے بعد تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا، میں زرقاء کا اور زیادہ خیال رکھنے لگا، اس کیلئے شاپنگ شروع کر دی، اور ہم نے اپنے بچے کا نام بھی سوچ لیا، سب بہت اچھا چل رہا تھا۔" وہ آہستہ آہستہ سب بتاتے ہوئے زرقاء کو چھوڑ کر اس کی جانب آیا۔

"تب ہی ایک روز ہمارا ایکسیڈینٹ ہو گیا، زخمی حالت میں جب مجھے ہوش آیا تو پتا چلا کہ میری بیوی اور بچہ دونوں اب اس دنیا میں نہیں رہے، مجھے یقین نہیں آیا، ایسا کیسا ہو سکتا تھا؟ بھلا میری زرقاء مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتی تھی؟ ہم نے تو وعدہ کیا تھا ساتھ رہنے کا!" جواد کے گرد چکر کاٹتے ہارب کی آواز میں درد گھلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اس کے بنا ایک پل بھی سکون نہیں آرہا تھا، تب ہی میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے جو کرنے پڑے کروں گا مگر اپنی زرقاء کو واپس لاؤں گا۔" اب اس کے انداز میں عجیب سی دیوانگی عود آئی۔

"میں مختلف عاملوں سے ملا اور زرقاء کی روح کو واپس بلانا چاہا مگر کوئی میری مدد نہ کر سکا، پھر آخر کار مجھے ایک عامل مل گیا جس نے میری مدد کی، اس نے کہا کہ وہ کچھ خاص عمل کر کے میری زرقاء کی روح واپس بلا دے گا مگر۔۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے رکا۔

"مگر اس زرقاء کو زندہ رہنے کیلئے ہر ماہ چاند کی عروج کی تاریخوں میں یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ اور چودہ تاریخ کی راتوں میں ایک ایک انسانی دل کھانا ہوگا، بس یہ ہی اس کی غذا ہے، اگر ایک بار بھی ناغہ ہوا تو یہ مر جائے گی۔" اس نے پراسرار انداز سے جواد کے کان کے قریب ہو کر بات مکمل کی۔ جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے مان لی ان کی بات اور پانی کی طرح ان پر پیسے بہائے تاکہ وہ ہر عمل اچھے سے کر سکیں اور چالیس دن بعد انہوں نے مجھے اس جگہ کا پتا دے کر کہا کہ یہاں میری زرقاء میرا انتظار کر رہی ہے، میں دیوانوں کی طرح بھاگتا ہوا یہاں آگیا اور پھر میں نے دیکھا۔۔۔۔میں نے دیکھا کہ واقعی میری زرقاء یہاں موجود تھی۔"اس کے کانپتے ہوئے لہجے میں بے پناہ خوشی اور دیوانگی تھی۔

"میں اس سے مل کر اتنا خوش ہوا کہ میں بتا نہیں سکتا، میں اس کے ساتھ یہیں رہنے لگا، ہمارے دن رات پھر ایک ساتھ گزرنے لگے، مگر چاند مکمل ہونے سے پہلے مجھے چار لوگوں کا انتظام کرنا تھا زرقاء کی خوراک کیلئے، اسی لئے سب سے پہلے میں اپنے کالج کے چار پرانے دوستوں کو بہانے سے یہاں لے آیا جس کے بعد زرقاء نے ایک ایک کر کے ان کا دل کھایا، پھر میں نے مختلف جگہوں پر جا کر لوگوں سے دوستیاں شروع کیں اور انہیں بہانے سے یہاں لاتا رہا، اسی طرح تین سال گزر گئے۔"اس نے بہت بے رحمی سے اپنی سفاکیت کا اعتراف کیا۔

www.novelsclubb.com

"پھر میں اسی آفس میں کام کرنے لگا جہاں تم فائز اور نوشاد پہلے سے کام کر رہے تھے، تم تینوں سے جلد ہی میری دوستی ہو گئی مگر مجھے چوتھا شخص نہیں مل رہا تھا اسی لئے میں نے پکنک پلان کرتے ہوئے نوشاد کے بھائی نوفل کو بھی ساتھ لے جانے کا اصرار کیا اور یوں میں نے زرقاء کی اس ماہ کی خوراک کا انتظام بھی کر دیا۔" وہ فخر سے بتاتے ہوئے اب اس کے سامنے کھڑا تھا۔اس کے لب و لہجے میں کہیں ہلکا سا بھی خوف یا پچھتاوا نہیں تھا اپنے عمل کو لے کر۔

جب کہ یہ سب سننے کے بعد جواد کس طرح اب تک اپنے پیروں پر کھڑا تھا یہ بس وہ ہی جانتا تھا۔

"آج تمہارا دل کھانے کے بعد زرقاء کی اس ماہ کی خوراک پوری ہو جائے گی، پھر یہ پورا مہینہ ہم آرام سے ایک ساتھ گزاریں گے اور اگلے ماہ میں پھر اسی طرح چار مزید لوگوں کو یہاں لے آؤں گا۔" اس نے اسی اطمینان سے اپنا آگے کا پلان بتایا۔

www.novelsclubb.com

جسے سن کر جواد کے اندر اب حیرانی کے ساتھ ساتھ غصے کے جذبات بھی بیدار ہو گئے تھے۔

"تمہارے اندر ذرا سی بھی عقل اور انسانیت ہے یا نہیں؟ تین سالوں میں اتنے لوگوں کی اس قدر بے رحمی سے جان لیتے ہوئے ایک بار بھی تمہارے ہاتھ نہیں کانپے؟ ایک بار بھی تمھیں رحم نہیں آیا؟" وہ غم و غصے سے بولا۔

"نہیں!" اس کی جانب سے ٹکا سا جواب ملا۔

"تم عشق میں اتنے اندھے ہو گئے ہو کہ اپنے دین تک کو بھول گئے، جو انسانیت کا درس دیتا ہے اور صاف صاف بتا چکا ہے کہ جو ایک بار دنیا سے چلا گیا وہ کبھی واپس نہیں آتا!" وہ اسے دھیان دلانے لگا۔

"اس ڈھونگی شیطان کے پجاری نے غلط فائدہ اٹھایا ہے تمہاری دیوانگی کا، اور زرقاء کے نام پر تمھیں یہ ڈائن پکڑا دی ہے جس کی خوراک کا انتظام کرتے ہوئے تم خود

www.novelsclubb.com

بھی خونی درندے بن گئے ہو، ہوش میں آؤ ہارب! یہ تمہاری زرقاء نہیں ہے، وہ اب کبھی واپس نہیں آئے گی وہ مرچکی ہے۔" جواد نے اسے ہوش میں لانا چاہا۔

"نہیں! کچھ نہیں ہوا ہے میری زرقاء کو، وہ یہیں ہے میرے پاس، اور ہمیشہ رہے گی، آئی سمجھ!" ہارب نے یکدم غصے میں اس کا جبڑا دبوچ لیا جس سے اسے شدید تکلیف ہونے لگی۔

"وقت ہو گیا ہے ہارب!" تب ہی وہاں زرقاء کی سرد آواز ابھری جو اب تک خاموش کھڑی تھی۔

اس کے کہنے پر ہارب جواد کو چھوڑتے ہوئے پیچھے ہوا۔

"ہاں، وقت ہو گیا ہے۔" ہارب نے اس کی تائید کی اور پھر زرقاء نے آگے بڑھ کے جواد پر کچھ پھونکا جس سے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا اور وہ اگلے ہی پل زمین بوس ہو گیا۔

****

جواد نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں تو خود کو اسی کمرے کے فرش پر چت لیٹا

ہوا پایا۔اس کے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف کر کے اور نیچے سے دونوں پیر باندھے

ہوئے تھے مگر کسی رسی یا زنجیر سے نہیں، بلکہ کسی نادیدہ شے سے کہ وہ چاہ کر بھی

اپنے ہاتھ پاؤں چھڑا نہیں پا رہا تھا۔شاید یہ زرقاء کے کسی جادوئی منتر کا نتیجہ تھا۔

تب ہی گردن موڑ کر بائیں جانب دیکھنے پر پتا چلا کہ وہ بھی وہیں اس کے پاس فرش

پر بیٹھی تھی جب کہ ہارب کمرے میں نہیں تھا۔

"بس تھوڑی دیر اور، پھر تم بھی وہیں چلے جاؤ گے جہاں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتے

ہوئے رکی۔اور پھر جھک کر اس کے کان کے قریب آئی۔

"جہاں ہارب کی زرقاء جا چکی ہے۔۔۔۔۔تم نے ٹھیک کہا، میں زرقاء نہیں بلکہ

ڈائن ہوں!"اس نے پراسرار انداز میں سرگوشی کی تو اس کا رواں رواں کانپ گیا۔

تب ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور رہارب اندر آیا جس کے ہاتھ میں ایک بڑا تیز دھار چاقو تھا۔ جس کا مطلب صاف تھا۔

اس نے جواد کے قریب پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے پہلے مصنوعی ترس سے جواد کو دیکھا۔ پھر اپنے ہاتھ میں موجود چاقو اس کے اوپر سے دوسری جانب بیٹھی زرقاء کو دے دیا۔

زرقاء نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ چاقو کے دستے پر گرفت مضبوط کی اور وار کرنے کیلئے ہاتھ ہوا میں بلند کیا۔ وہ زیر لب کچھ پڑھنے لگی شاید اس عمل کے دوران خاص منتر پڑھا جاتا تھا۔

جواد کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور ذہن میں اپنے پیاروں کی آواز گونجنے لگی۔

"امی انسان کو اشرف المخلوقات کیوں کہتے ہیں؟" اسے اپنا بچپن میں پوچھا گیا سوال یاد آیا۔

"کیونکہ اللّٰہ نے انسان کو عقل دی ہے، انسان کے سوا کسی اور مخلوق کو اللّٰہ نے علم اور عقل نہیں دیا، انسان اپنی عقل لگا کر ہر مشکل کا حل نکال سکتا ہے۔" اسے اس کی ماں کی بات یاد آئی۔

زرقاء ہنوز چاقو والا ہاتھ بلند کر کے، آنکھیں بند کیے، زیر لب کچھ پڑھ رہی تھی اور ہارب محبت پاش نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"اللّٰہ نے انسان کو عقل دی ہے۔"

"ہم نے اپنے بچے کا نام بھی سوچ لیا تھا۔"

"اللّٰہ نے انسان کو عقل دی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہم نے اپنے بچے کا نام بھی سوچ لیا تھا۔"

"اللّٰہ نے انسان کو عقل دی ہے۔"

ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اس کے ذہن میں اپنی امی اور ہارب کی کہی گئی باتوں کی بازگشت گڈمڈ ہونے لگی۔

تب ہی زرقاء نے آنکھیں کھولتے ہوئے اس پر حملہ کرنا چاہا۔اور عین اسی پل جواد کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

"اگر تم سچ میں ہارب کی زرقاء ہو تو بتاؤ تم دونوں اپنے ہونے والے بچے کا نام کیا رکھنے والے تھے؟"جواد نے اچانک سوال کیا جس پر وہ چونک کر رک گئی جب کہ ہارب بھی حیران ہوا۔

"اگر تم ہارب کی زرقاء ہو تو جواب ضرور دو گی ورنہ تم اس کی زرقاء نہیں ہو۔"وہ نڈر انداز میں مزید بولتے ہوئے یکدم ہی بازی پلٹ گیا تھا۔

چند لمحے نا سمجھی سے اسے گھورنے کے بعد اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے زرقاء نے چاقو سے اس پر دوبارہ وار کرنا چاہا مگر تب ہی ہارب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس نے شاکی نظروں سے ہارب کو دیکھا جو سرد مہری سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاتھ چھوڑو میرا، وقت نکل جائے گا۔" اس نے مزاحمت کی۔

"جواب دو کہ ہم اپنے بچے کا نام کیا رکھنے والے تھے؟" اس نے سخت سنجیدہ تیوروں کے سنگ جاننا چاہا۔

بجائے کوئی جواب دینے کہ وہ کوفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

جب کہ زرقاء کی توجہ ہٹنے کے باعث جواد کے ہاتھ پاؤں پر سے وہ نادیدہ گرفت ڈھیلی پڑنے لگی۔

"جواب دو زرقاء!" اس نے پھر سختی سے کہا۔

"نہیں ہوں میں تیری زرقاء! چھوڑ مجھے۔" وہ یکدم طیش میں آکر خوفناک آواز میں چلائی اور زور سے اپنا ہاتھ جھٹک کر آزاد کروایا۔ اس نے جھلا کر خود ہی اپنا راز فاش کر دیا تھا۔

ہارب شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو آج اسے اپنی زرقاء نہیں لگ رہی تھی۔

اور یہ ہی حقیقت تھی، جو اس پر اشکار ہوتے ہوئے بہت دیر ہو گئی تھی۔

اس سے قبل کہ وہ جواد پر حملہ کرتی وہ پھرتی دکھاتے ہوئے کروٹ لے کر وہاں سے ہٹا اور چاقو اس کے سینے کہ بجائے زمین پر لگا۔

اپنا وار خالی جاتا دیکھ کر وہ سخت غصے میں آ گئی اور اٹھ کر پھر اس کی جانب لپکی جو ابھی فرش سے اٹھنے کی کوشش میں ہی تھا۔

تب ہی ہارب نے بیچ میں آکر حملہ آور ہوتی زرقاء کو روکنا چاہا۔ مگر وہ غصے سے بے حال ہو رہی تھی۔

"جواد بھاگو یہاں سے۔" ہارب نے اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے جواد سے کہا۔ تو وہ بھی فٹافٹ موقع دیکھ کر فرار ہو گیا۔ اب وہاں ہارب زرقاء سے الجھا ہوا تھا۔

"چھوڑ مجھے!" وہ غصے سے دھاڑی۔

"نہیں چھوڑوں گا، تونے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ، میری محبت کا فائدہ اٹھا کر دھوکہ دیا مجھے۔" وہ بھی غصے میں اسے دبوچتے ہوئے بولا۔ اور ساتھ ایک آنسو هارب کی آنکھ سے نکل کر گال پر پھسلا۔ ایک بار پھر اس کی محبت کھو گئی تھی۔

تب ہی زرقاء نے اپنی غصے سے بھری نیلی آنکھوں سے اسے گھورا جس کے باعث وہ یکدم اچھلتے ہوئے پیچھے جا گرا۔ جب کہ زرقاء جواد کی تلاش میں باہر جانے کیلئے لپکی مگر فرش پر گرے هارب نے اس کا پیر پکڑ لیا۔

وہ پھر طیش کے عالم میں اس کی طرف پلٹی کہ تب ہی کسی نے پیچھے سے آکر اس کی آنکھوں پر کپڑا باندھ دیا۔ وہ بری طرح سٹپٹا گئی اور تب ہی آنکھوں پر کپڑا باندھنے والے جواد نے اس کے ہاتھ بھی پشت پر کر کے پکڑ لئے۔ تب تک هارب بھی کھڑا ہو چکا تھا۔

"اس کی ساری طاقت اس کی آنکھوں میں محسوس ہوتی ہے ہارب اسی لئے ہم اس پر قابو نہیں کر پا رہے تھے۔" جواد نے ہنوزا سے پکڑے ہوئے ہی کہا۔

"چھوڑ مجھے!" وہ مزاحمت کرتے ہوئے چلائی۔ مگر آنکھیں بند ہو جانے کی وجہ سے اس کی طاقت ماند پڑ گئی تھی اور اب وہ ایک مضبوط مرد کی گرفت میں پھنسی کمزور لڑکی کی مانند تھی۔

تب ہی ہارب نے زرقاء کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گرنے والا چاقو اٹھایا اور بنا ایک لمحہ بھی برباد کیے وہ زرقاء کے سینے میں گھونپ دیا۔

پورا "زرقاء محل" اس کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔ جواد کے چھوڑنے پر وہ کروٹ کے بل زمین پر گری بری طرح تڑپنے لگی۔

تب ہی ایسا لگا کہ جیسے بہت شدید زلزلہ آیا ہے جس کی وجہ سے پورا گھر ہلنے لگا۔ اور آہستہ آہستہ چھت ٹوٹنا شروع ہو گئی۔

"شاید اس کے جادو کا زور ٹوٹنے کی وجہ سے یہ طلسماتی گھر بھی ختم ہو رہا ہے ہارب، ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا جلدی۔" جواد نے عجلت میں کہا۔

دونوں نے جیسے ہی آگے بڑھنے کیلئے قدم بڑھائے تو زرقاء پھر سے غراتی ہوئی ان کے مقابل آ کھڑی ہوئی۔ اس کے سینے پر چاقو ویسے ہی پیوست تھا مگر اس نے آنکھوں پر سے پٹی ہٹا دی تھی۔ لیکن اس کی طاقت کا زور پہلے کی نسبت اب ٹوٹ چکا تھا۔

اس نے یکدم دونوں کو دھکا دے کر پیٹھ کے بل زمین پر گرا دیا جس سے دونوں الگ الگ سمتوں میں گرے۔ جب کہ گھر ہنوز بری طرح ہل رہا تھا اور چھت سے پتھر جھڑنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

زرقاء پھر سے لڑکھڑاتے ہوئے جواد کی جانب بڑھی مگر فرش پر گرے ہارب نے پھر اس کا پیر پکڑ لیا۔

"جواد بھاگو یہاں سے اور دوبارہ واپس مت آنا۔" ہارب نے چلا کر اسے حکم دیا۔

"مگر تم۔۔۔۔! "وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"میں نہیں آرہا،اسے میں نے بلایا تھا تو اب یہ میرے ساتھ ہی ختم ہو گی، تم جاؤ جلدی! "وہ اسے جکڑے ہوئے ہی بولا۔

تباہی مزید بڑھتی جارہی تھی اور کبھی بھی یہ پورا گھر ان پر گر سکتا تھا اسی لئے ایک بے بس سی نظر ہارب پر ڈالنے کے بعد وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

اس کے باہر آتے ہی چند لمحوں میں پورا "زرقاء محل "زوردار آواز کرتے ہوئے زمین بوس ہو گیا تھا۔ جس کے باعث آس پاس کافی دھول اٹھی۔

جواد کافی فاصلے پر کھڑا یہ مسمار ہوئی عمارت دیکھ کر رہ گیا جس کے ملبے تلے اس کے تین دوستوں کی لاش اور ایک زندہ دوست دب کر ابدی نیند سو گیا تھا۔اور جاتے جاتے وہ اپنے ہاتھوں شروع کیا خونی کھیل بھی ختم کر گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

انگلیوں میں دبی سیگریٹ جب ختم ہوتے ہوئے چھوٹی ہو کر اس کی ہاتھ پر لگی تو جلن کر احساس کے باعث جواد نے یکدم ہڑ بڑا کر آنکھیں کھولتے ہوئے سیگریٹ ہاتھ سے پھینکی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

اس نے سادہ سا پینٹ شرٹ پہنا ہوا تھا۔ کلین شیو چہرے پر اب داڑھی آچکی تھی اور آنکھوں پر بھی نظر کے چشمے نے قبضہ کر لیا تھا۔ المختصر کہ وہ پہلے کی نسبت بہت بدل گیا تھا۔

اس وقت وہ اپنے گھر کے بیڈ روم میں موجود اپنی اسٹڈی ٹیبل کے گرد کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور سامنے ٹیبل پر رکھی کھلی ڈائری کے صفحات ہوا سے خود بخود تبدیل ہو رہے تھے۔ چند لمحے پر سوچ انداز میں اسے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے وہ ڈائری ہاتھ میں اٹھا کر نظروں کے سامنے کر لی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج صبح ہی ایک فائل تلاشتے ہوئے اسے اپنی یہ پرانی ڈائری ملی تھی کبرڈ میں جسے اب رات کے وقت میسر ہونے والے فرصت کے لمحات میں پڑھنے بیٹھا تھا اور پڑھتے پڑھتے ہی اس میں لکھے واقعات میں گم ہو کر وہ سیگریٹ کے کش لیتے ہوئے نہ جانے کب نیند کی وادی میں اتر گیا تھا۔

پھر کسی خیال کے تحت اس نے ڈائری دوبارہ ٹیبل پر رکھی اور پین ہولڈر سے ایک پین اٹھا کر وہ کچھ لکھنے کی نیت سے ڈائری پر جھکا۔

"اس ڈائری میں، میں نے "زرقاء محل" میں جانے سے لے کر وہاں سے بمشکل زندہ بچ کر بھاگ نکلنے تک کی ساری دلسوز داستان لکھی تھی وہاں سے آنے کے بعد، کیونکہ یہ واقعہ میں کسی کو بتانا بھی نہیں چاہتا تھا اور اکیلے اکیلے میں اس کا بوجھ اٹھا نہیں پا رہا تھا اسی لئے کاغذ پر اپنے دل کا غبار نکال کر اسے کہیں کونے میں پھینک دیا تھا۔ مگر آج دس سال بعد جب پھر یہ ڈائری نظر آئی اور میں نے اسے پڑھا تو وہ ساری خوفناک یادیں ذہن میں ایسے تازہ ہو گئی ہیں جیسے کل کی ہی بات ہو۔

www.novelsclubb.com

ہم میں سے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنی خوش اخلاقی سے نیا نیا ہمارا دوست بننے والا ہارب دراصل ہمارا شکار کرنے کی نیت سے ہمارے قریب آیا تھا۔ جس طرح وہ باتوں میں الجھا کر، جھوٹا ناٹک کر کے "زرقاء محل" تک لایا تھا اور پھر وہاں جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہوا وہ میں کبھی نہیں بھول پاؤں گے، میرے تین پیارے دوست نوشاد، نوفل اور فائز کتنی بے رحمی سے وہاں اپنی جان کی بازی ہار گئے اور میں کچھ نہ کر سکا۔

سچ کہوں تو کبھی کبھی مجھے زرقاء اور ہارب کیلئے بھی افسوس ہوتا ہے۔ بلکہ ہر اس پیار کرنے والے جوڑے کیلئے ہوتا ہے جس کا ایک ساتھی موت کی وجہ سے بچھڑ جاتا ہے، جیسے ہارب کی محبت بچھڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ ہارب نے جو کیا وہ قابل رشک ہے۔ پھر خیال آتا ہے کہ نہیں! وہ عبرت کا مقام تھا۔

رشک مجھے یوں آتا ہے کہ اس نے ہر حد پار کر دی تھی اپنی محبت بچانے کیلیئے۔ ورنہ آج کل تو لوگ چند دن محبت نبھانے کے بعد ذرا سی لغزش پر ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، مگر وہ دیوانہ موت سے لڑنے کھڑا ہو گیا تھا اپنی محبت کیلیئے، اور صحیح غلط کا فرق بھول کر وہ سب کچھ کرتا گیا جو کر سکتا تھا۔

ہار ب اتنا سب اسی لئے کر گزرا کیونکہ وہ اس کیفیت میں داخل ہو گیا تھا جسے "عشق کی انتہا" کہتے ہیں۔

کسی کو چاہنے کے عموماً تین مراحل ہوتے ہیں، پہلا پسند، پھر پسندیدگی بڑھ کر پیار بنتی ہے، پیار زیادہ ہو کر محبت ہو جاتا ہے، اور محبت کی حد عشق کے درجے پر پہنچا دیتی ہے۔ عشق کے بعد پھر کچھ نہیں بچتا، یعنی عشق کی انتہا کا کوئی پیمانہ، کوئی نام نہیں ہے، اور اگر اس کا کوئی نام ہوتا بھی ہو گا تو شاید اسے ہی دیوانگی کہتے ہیں، یعنی عشق میں حد سے گزرنے والے کا بس ایک ہی انجام ہے اور وہ ہے پاگل پن۔

تب ہی تو شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا ہے کہ

www.novelsclubb.com

"تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں"

"میری سادگی دیکھ میں کیا چاہتا ہوں"

یعنی اس شعر کا آخری مصرع اکسار رہا ہے یہ جاننے پر کہ دیکھو "عشق کی انتہا کتنی خطرناک ہوتی ہے۔"

شاید تب ہی قدرت نے انسان کے اندر بیک وقت اتنی خواہشات رکھ دی ہیں کہ وہ کسی ایک پر فوکس نہیں کر پاتا، کیونکہ اگر ایک بار انسان پورے فوکس کے ساتھ کچھ حاصل کرنے کی ٹھان لے تو پھر وہ صحیح غلط کی پرواہ بھی نہیں کرتا ہے اس کے حصول میں، جیسے ہارب نے نہیں کی۔

اگر زندگی میں اتنے جھمیلے، ذمہ داریاں اور خواہشات نہ ہوتیں تو شاید ہر کوئی عشق کا جوگ لے کر، اس کی انتہا پر پہنچ کر اپنی محبت کیلئے کچھ ایسا ہی کرنے لگتا جیسا ہارب کرنے لگا تھا، اور یوں سب ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے جس کے بعد دنیا میں شاید انسان کا نام و نشان ہی نہ بچتا۔

کچھ عرصہ قبل اتفاق سے میرا ایک سائیکالوجی کے سیشن میں جانا ہوا تھا۔وہاں ایک ماہر نفسیات نے ذکر کیا تھا کہ ہمارا لاشعور ہمارے شعور سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور اسے صحیح غلط کی پہچان بھی نہیں ہوتی ہے۔اسی لئے اگر کوئی انسان کسی حادثے یا صدمے کی وجہ سے اپنے شعور پر سے قابو کھودے تو وہ لاشعور کے بس میں چلا جاتا ہے۔جس کے بعد وہ ہر ایسا کام کر سکتا ہے جس کی امید کسی نارمل انسان سے نہیں کی جاسکتی۔

یہ سب سن کر مجھے بے ساختہ ہارب یاد آگیا تھا۔اسے بھی شاید اپنی اس بیوی کی موت کا بہت گہرا صدمہ لگ گیا تھا جس سے وہ بے تحاشا محبت کرتا تھا۔اسی لئے اس کی جدائی میں پاگل ہو کر وہ ہر حد پار گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے جو کیا وہ غلط تھا مگر مجھے اس کی موت کا دکھ ضرور ہے۔لیکن پھر سوچتا ہوں کہ شاید جو زندگی وہ جی رہا تھا اس سے بہتر موت ہی تھی اس کیلئے۔زندہ رہ کر شاید وہ اذیت میں ہی رہتا۔

کوئی بھی شے یا جذبہ، حتیٰ کہ محبت ہی کیوں نہ ہو اس کی انتہا پر پہنچ جانا نقصان دہ ہے، بالکل ویسے جیسے جان بچانے والی دوا کو اگر مقرر کردہ حد سے زیادہ استعمال کرلیا جائے تو وہ جان لینے کا سبب بھی بن جاتی ہے۔تب ہی تو اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ:

"اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔"(القرآن 5:87)

ختم شد

www.novelsclubb.com